بحسنِ توفیقہٖ تعالیٰ جلّ شانہٗ

جذبُ القلوب

اعدادِ متحابہ کے سرّی قوانین

اعداد کی قوتِ جاذبہ اور اُن کی طلسمی قوتیں

محبت، جذب اور کشش قلب کے عملیات

از افادات

حضرت کاشف البرنی

طبیبِ روحانی، صاحبِ علم اشراق، واقفِ اسرارِ خفی و جلی، علم الاعداد و علم جفر

پبلشرز:

اوراق پبلشرز، کراچی نمبر ۵

طبع بار اول : ۱۹۶۸ء

طبع بار دوم : ۱۹۸۴ء

مطبوعہ : فضلی سنز اردو بازار، کراچی

پبلشر : کاشف البرنی ، ایڈیٹر رسالہ "روحانی دنیا" کراچی

قیمت :- ۱۰ روپے

فہرست ابواب

قانون جذب وکشش اعداد

عامل اعداد متحابہ ۱

فصلِ اول

اقسام کسر اور اقسام اعداد ۲

تناسب اعداد ۳

اعداد متحابہ ۴

فصلِ دوم

نظریہ تاثیر ۵

اوقاتِ تاثیر ۶

ایام فارغ و ملانہ ۷

غالب و مغلوب معلوم کرنا ۸

فصلِ سوم

استخراج اعداد متحابہ مرتبہ اول ۹

استخراج اعداد متحابہ مرتبہ دوم ۱۰

استخراج اعداد متحابہ مرتبہ سوم ۱۱

فصلِ چہارم

وفق اعداد متحابہ ۱۲

نقوش وفق اعداد متحابہ ۱۳

نقش کون سا ہونا چاہیئے ۱۴

قوانین لوح انموذج ۱۵

پہلا اصول ۱۶

دوسرا اصول ۱۷

تمثیلی الواح ۱۸

فصلِ پنجم

عدد ساعات ۱۹

اعداد پر غلبہ و نصرت حاصل کرنا ۲۰

مربع لفظی و عمل حب ۲۱

عمل زحل ۲۲

لوح محبت ۲۳

لوح انموذج ۲۴

لوح جذب محبت ۲۵

لوح زوج الزوج ۲۶

طلسم اعداد متحابہ ۲۷

مخمس خالی القلب ۲۸

حاضری مطلوب ۲۹

پیش لفظ

جب کوئی عامل کسی بھی نقش میں اعداد طالب و مطلوب وضع کرنا چاہے تو سب سے پہلے قانون کشش اعداد کے مطابق یہ معلوم کرے کہ طالب و مطلوب کے اعداد میں قوت مقناطیسی ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو عمل فوراً کام کرے گا۔ اگر نہیں ہے تو کام نہیں کرے گا۔ اس صورت میں اعداد کو اس قابل بنایا جاتا ہے کہ اس سے تاثیر پیدا ہو جائے یا پھر نقش یا لوح تیار کی جاتی ہے یا عمل تیار کیا جاتا ہے۔

جب تک اس کتاب کے حسابی علم کو نہ سمجھا جائے گا۔ اعداد کی قوتوں کا علم نہ ہو سکے گا۔ لہٰذا جو شخص حساب میں ناقص ہو۔ اس کو اعداد متحابہ کا یہ علم کام نہ دے گا۔ نہ وہ دوسرے نقوش میں کامیاب ہوگا کیونکہ وہ تدبیر اعداد کا اہل نہیں ——

کاشف البرنی

بنام

اللّٰہ الکریم ذو الجلال والاکرام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

قانونِ جذب و کشش اعداد

اعداد کی طلسمی قوتوں کا صدیوں سے زمانہ معترف رہا ہے۔ اسلام کے آنے سے پہلے بھی بعض قومیں ان کی مخفی طاقتوں سے واقف تھیں۔ اس امر کو جاننے کے لیے کہ اعداد کا آپس میں کیا تعلق ہے اور کون سے اعداد ایک دوسرے کے طالب ہوتے ہیں۔ علمائے نے اس کے لیے حسابی اصول وضع کیے ہیں۔ ان ہی اصولوں سے **اعدادِ متحابہ** نکلتے ہیں جو عملیات کی دنیا میں مشہور اعداد ہیں۔ یہ اعداد ایک دوسرے کے عاشق و معشوق ہیں۔ عاملین محبت اور جذب کے لیے ان سے مدد لیتے ہیں۔ افلاطون نے ان اعداد کو مقناطیس القلوب کہا ہے۔ اس لیے کہ ان اعداد میں قلوبِ انسانی کے لیے ویسی ہی قوتِ جاذبہ ہوتی ہے جیسی کہ مقناطیس میں لوہے کے لیے ہوتی ہے۔ ان اعداد کے مخفی اسرار کے متعلق ابن خلدون نے مقدمہ میں سحر و طلسمات کے باب میں ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ میں نے خود ان اعداد میں عجیب و غریب اثر دیکھا ہے۔ چنانچہ انہوں نے ان چند اعمال کا بھی ذکر کیا ہے

جواس وقت کے عاملین کام میں لاتے تھے۔ صاحب الغایہ نے بھی جو امامِ فن تھے ان اعداد کے اثرات کا دعویٰ کیا ہے۔

اعداد کی ان حقیقتوں اور رازوں کو جاننے کے لیے میں نے جو تفصیل پیش کی ہے۔ یہ ایک میرا حتمی فیصلہ ہے۔ میں نے صاحب الغایہ، مفاتیح المغالیق، کشافِ اصطلاحاتِ الفنون، مقناطیس القلوب، جذواتِ میر باقر داماد، کشکول شیخ بہاؤالدین عاملی، اخلاقِ جلالی اور مقدمہ ابن خلدون وغیرہ مشہور اور معتبر کتابوں کے بغور مطالعہ کے بعد ان قوانین اور نکات کو ترتیب دیا ہے جو اس علم کے فنی نکات پر مبنی ہیں اور اس علم کے رازہائے درون اور اسرارِ مخفی کی تفصیل، تشریح اور توضیح کر کے تمام حجابات سے پردہ اٹھا دیا ہے۔ تاکہ صاحبِ شوق اعداد کی پُراسرار خاصیتوں اور ان کے افعال سے پوری واقفیت حاصل کر سکے اور فائدہ اٹھا سکے۔ علمی نقاط کی تشریح، لوحِ مزدوجات کے مؤثر قوانین اس میں موجود ہیں۔ حاجت مند جب چاہے اپنے مقصود کے مطابق عمل تیار کر سکتا ہے اور آزما سکتا ہے۔

وہ لوگ جو کسی فن کے اسرار سے واقف ہو جاتے ہیں۔ ان کے لیے لازم ہوتا ہے کہ وہ اپنے نفس اور فعل پر قابو رکھیں اور اس امر کے لیے ریاضت کے ضبطِ نفس پیدا کریں کیونکہ ان سے کارہائے نمایاں اور عجائبات ظہور میں آتے ہیں۔ اس لیے لغزش کا امکان ہوتا ہے۔ لازم ہے کہ اپنے تمام کام حدودِ شرعیہ کے اندر سرانجام دیں۔ تاکہ اس علم پر ہر آن ان کو قدرت حاصل ہوتی جائے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ نااہل کا حافظہ میرے علم کو نہ پا سکے۔ کیونکہ وہ جائز ناجائز میں فرق نہیں کر سکتا اور اس سے امنِ عالم اور عزتِ خلق تباہ ہوتی ہے۔

دنیا کے اندر حُب و بغض یا جذب و طرد کی دو ہی ایسی قوتیں ہیں کہ جس شخص کے قبضہ میں آجائیں اسے دنیا میں کسی چیز کی پرواہ نہیں ہوتی۔ وہ بادشاہِ وقت ہوتا ہے۔ وہ عامل جن کو جذب و طرد کی قوتوں پر دخل ہو۔

دنیا کا کوئی امر ان کے امکان سے باہر نہیں ہوتا بشرطیکہ فضلِ الٰہی ان کے ساتھ ہو۔

عامل بننے کے لیے اعداد کی قوتوں کو جاننا، وقت کے استخراج پر عبور حاصل کرنا، علم اللواح و نقوش کا جاننا، بسوطِ حرفی اور مؤکلات کا استخراج اور عزیمت کا تیار کرنا، پھر ان سے موافق طریقوں سے کام میں لانے کا علم ہونا ضروری ہے۔ اگر ان میں سے کسی امر میں عامل عاجز ہو گا اور مقصود اور لوازماتِ مقصود کے اونچ نیچ کا علم نہ رکھے گا تو کمالِ فن کو وہ کبھی نہ پہنچ سکے گا اور عین ممکن ہے کہ ذرا سی لغزش اسے مقصود تک نہ پہنچائے۔ یہ یاد رکھیں کہ کمالِ فن سے فوراً عمل کا فعل جاری ہو جاتا ہے اور کبھی خطا نہیں کرتا۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِی الْغُیُوْبِ وَمُطَّلِعٌ عَلٰی مَا فِی سَرَائِرَ

کاشف البرنی

۱: عاملِ اعدادِ مستحابہ

اعدادِ مستحابہ کا عامل بننے کے لیے عروجِ ماہ میں ہفتہ کے دن سے شروع کرکے پانچ سو چار مرتبہ الفاظ رک رفد پڑھے۔ طلوعِ آفتاب کے وقت روزانہ پڑھتا رہے چالیس دن تک پڑھنے سے عامل ہو جائے گا۔ اگر سوالاکھ کا چلّہ کوئی نکالے۔ تو عین ممکن ہے کہ مؤکلان اعداد حاضر ہوں۔ اگر ایسا ہو تو جو چیز کہ وہ از قسم انگشتری یا تحفہ دیں اُسے سنبھال کر رکھے اور عمل کوئی بھی کرے۔ اس کے ذریعے امداد کا طالب ہو فوراً کام ہوگا۔

چلّہ کے دوران تمام شرائط کو ملحوظ رکھیں۔ پرہیز جلالی ہوگا۔ عمل کے دوران نیلے کپڑے پہنیں یا نیچے نیلا کپڑا بچھا کر پڑھیں اور نیلے رنگ کا رومال سر پر رکھیں۔ بعد ختم چلّہ کے نیاز مؤکلات کے نام کی دلائیں اور مداومت کے لیے روزانہ نوبار ان الفاظ کو پڑھ لیا کریں اثر قابو میں رہے گا۔

اعدادِ متحابہ کے عملیات میں وقت کا استخراج سب سے ضروری امر ہے۔ اس کے منسوبی کواکب تین ہیں۔ قمر، زہرہ اور مشتری۔ جب ایک ستارہ شرف یا اَوج یا باقوت سعد نظرات رکھتا ہو تو اس میں عمل تیار کرے اور جب دونوں کا قران ہو یا وُہ ستارہ چل کر خانۂ ہفتم میں چلا جائے تو نقش یا لوح کو استعمال کرے۔ اگر دو نقش ہوں تو ان کو ملائے اور پھر استعمال کرے۔ اگر دُو تپلے ہوں تو ان کو سینہ بسینہ ملائے پھر استعمال کرے۔ غرضیکہ حکمت اور دانائی سے کام لے اللہ تعالیٰ اثر دے گا۔

فصلِ اوّل

۲- اقسامِ کسر اور اقسامِ اعداد

اقسامِ کسر

کسر کی دُو قسمیں ہوتی ہیں۔ اوّل منطق۔ دُوم اصم۔

منطق کسورِ تسعہ شہودہ کو کہتے ہیں۔ یعنی اس کے نصف، تیسرا حصّہ، چوتھائی، پانچواں، چھٹا، ساتواں، آٹھواں، ناںواں اور دسواں حصّہ ہو سکیں۔ دس حصّوں تک کی تمام کسور کو امہات الکسور کہتے ہیں۔

اصم وہ کسر ہے جس کی تعبیر بغیر جزو کے ممکن نہ ہو اور وُہ منطق کی کسور کے علاوہ ہوں۔ مثلاً ۲۲۰ کا بائیسواں جزو دس ہُوئے اور چوالیسواں پانچ ہُوئے۔

اعدادِ متحابہ میں جس کسر سے جذب و کشش واقع ہوتی ہے وہ کسورِ تسعہ شہودہ نہیں ہیں بلکہ کسورِ اصم ہیں۔

اَقسامِ اعداد

بنا بر حصرِ عقلی کے عدد کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔ اوّل تام، دُوم زاید۔ سوم ناقص۔

فائدہ: حصر کی دُو قسمیں ہوتی ہیں۔ اوّل حصرِ عقلی، دُوم حصرِ استقرائی۔

حصرِ عقلی: اس کو کہتے ہیں جو نفی و اثبات کے اندر واقع ہو۔ مثلاً جو عدد فرض کیا جائے گا وُہ تین حال سے خالی نہیں ہوتا۔ (۱) یا تو اس کے اجزاء صحیحہ لبسیط مساوی ہوں گے۔ اگر مساوی ہوں گے تو وُہ عدد تام کہلائے گا۔ اگر مساوی نہیں ہیں تو لازمی ہے کہ اصل عدد سے وُہ کم ہوں یا زیادہ تو (۲) اگر کم ہوں گے تو عدد ناقص کہلائے گا۔ (۳) اگر زیادہ ہوں گے تو عدد زاید کہیں گے۔ لہٰذا اس طرح سے جو تقسیم واقع ہوتی ہے۔ عقلاً کل اقسام کا حصر اس میں آجاتا ہے اس میں کسی قسم کی کسر کے باقی رہنے کا احتمال نہیں ہوتا۔

حصرِ استقرائی: اس کو کہتے ہیں کہ جن میں اقسام شخص بلیغ جمع کریں۔

عدد تام یعنی اصل عدد کے اجزائے صحیحہ کی میزان اُس کے برابر ہو جائے۔
مثلاً عدد ۶ ہے۔

۶ کا نصف : ۳
۶ کا ثلث : ۲
۶ کا سدس : ۱

اصل عدد ۶ ——— ۶ اجزائے صحیح بسیط

گویا چھ عدد کے حصّہ دُوسرا، تیسرا اور چھٹا کا مجموعہ اصل عدد ۶ کے برابر ہے
اس لیے یہ عدد تام کہلائے گا۔

عَدد تام معلوم کرنے کا قاعدہ

ا کو ۲ میں جمع کیا ۳ ہُوئے۔ ۳ × ۲ = ۶ عدد تام حاصل ہُوئے
۱ × ۲ + ۴ = ۷ × ۴ = ۲۸ عدد تام حاصل ہُوئے
۱ + ۲ + ۴ + ۸ = ۱۵ × ۸ = ۱۲۰ عدد تام حاصل ہُوئے

اصول یہ ہے کہ ایک سے مضاعف عدد جس قدر ضرورت ہولیں۔ ان کو جمع کر کے عددِ آخر میں ضرب دے دیں۔ عدد تام حاصل ہو گا۔

عَدد ناقص۔ جس عدد کے اجزائے صحیح بسیط اس کے اصل سے کم ہوں وہ عدد ناقص ہو گا۔ مثلاً ۸ کا عدد۔

۸ کا نصف : ۴
۸ کا چوتھائی : ۲
۸ کا آٹھواں : ۱

اصل عدد ۸ ——— ۷ اجزائے صحیح بسیط

معلوم ہُوا کہ ۸ عدد کے اجزائے صحیح بسیط اصل عدد سے کم ہیں۔ اسی طرح ۷۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۴۔ ۱۶۔ ۲۲ وغیرہ بھی کہ جن کے اجزا اصل عدد سے کم رہیں گے۔ عدد ناقص کہلائیں گے۔ تشریح اس لیے کی جا رہی ہے تاکہ قانون ذہن نشیں ہو جائے۔
عدد ۷ کا ساتواں ۱ ہے اور کوئی جُز نہیں ہو سکتا۔ اصل عدد سے کم کسر رہی اس لیے

عدد ناقص ہُوا۔
عدد ۹ کی دو کسریں بنتی ہیں۔ تیسری ۳ و نانویں ۱۔ کل ۴ ہُوئیں۔
عدد ۱۰ کی تین کسریں بنتی ہیں۔ نصف ۵، پانچویں ۲۔ دسویں ۱ کل آٹھ ہُوئیں۔
عدد ۱۴ کی تین کسریں بنتی ہیں۔ نصف ۷، ساتویں ۲، چودھویں ۱ کُل ۱۰ ہُوئیں۔
عدد ۱۶ کی چار کسریں بنتی ہیں۔ نصف ۸، چوتھائی ۴، آٹھویں ۲، سولھویں ۱ کل ۱۵ ہُوئیں۔
عدد ۲۲ کی تین کسریں بنتی ہیں۔ نصف ۱۱، گیارھویں ۲، بائیسویں ۱ کل ۱۴ ہُوئیں۔

عَدد زاید: جس عدد کے اجزائے صحیح بسیط اصل عدد سے زائد ہو جائیں وُہ عدد زاید کہلائے گا۔ مثلاً ۱۲ کا عدد۔

۱۲ کا نصف : ۶
〃 تیسرا حصّہ : ۴
〃 چوتھا حصّہ : ۳
〃 چھٹا حصّہ : ۲
〃 بارھواں حصّہ : ۱

اصل عدد ۱۲ ——— ۱۶ اجزائے صحیح بسیط

چونکہ ۱۲ عدد کے اجزائے صحیحہ اصل عدد سے زاید ہو گئے۔ اس لیے یہ عدد زاید ہُوا۔

نکتہ: ان اجزائے صحیحہ سے غرض یہ ہے کہ یہ معلوم کیا جائے کہ کن اعداد کے کون سے اعداد عاشق ہوتے ہیں۔ مندرجہ بالا تینوں اقسام کے علاوہ اعداد کی قسم نہیں ہوتی۔ ان میں، ہی رُوح، عاشق و معشوق، باطن اور مزاج عدد کا پوشیدہ ہوتا ہے۔ لہذا یہ جانیں کہ عدد تام عاشق اپنے مرتبہ متوازنہ کا ہوتا ہے اور عدد زاید عاشق اس مرتبہ زاید کا ہوتا ہے۔ جو کہ اس کے اجزاء کا مجموعہ ہوتا ہے۔ مثلاً ۱۶ کا معشوق ۱۲ ہے اور عددِ ناقص عاشق اس مرتبہ ناقص کا ہوتا ہے جو اس کے اجزائے صحیحہ کا مجموعہ ہو۔ مثلاً ۸ عدد ۷ کا عاشق اور عددین متحابین عاشق ایک دُوسرے کے ہوتے ہیں۔ اُن کا بیان آگے آئے گا۔

۳۔ تناسبِ اعداد

اعداد کے اندر چار قسم کی نسبتیں قائم ہوتی ہیں۔ (۱) متماثل (۲) متداخلین (۳) متوافق (۴) متبائینین۔ مطلب اس کا یہ ہے کہ جب کوئی سے ایسے دو عدد دیئے جائیں جن میں حُب وعشق مطلوب ہو تو اُن کے درمیان چار نسبتوں میں سے ایک کا ہونا ضروری ہے یا تو وُہ دونوں عدد آپس میں تماثل ہوں گے یا تداخل یا توافق یا تبائین۔ اب ان کی تشریح لیں۔

۱۔ **متماثل**، وُہ اعداد ہیں جو آپس میں مساوی ہوں۔ مثلاً دو اور دو، چار اور چار وغیرہ۔

۲۔ **متداخل**، وہ اعداد ہیں کہ جو آپس میں مساوی نہ ہوں بلکہ ایک کم ہو، دُوسرا زیادہ۔ اور اگر ایک اقل اس کثرت کو فنا کر دے اور وہ مساوی تقسیم ہو جائے تو ان میں نسبت تداخل ہوگی۔ مثلاً چار و آٹھ کے درمیان یا دو اور آٹھ کے درمیان۔ یا بیس اور سو کے درمیان نسبت تداخل کی ہے۔ اِس لیے کہ تقسیم کے بعد ایک عدد اقل فنا ہو جاتا ہے۔

۳۔ **متوافق** ۔ اگر دونوں اعداد کا اقل کثر کو فنا نہ کرے۔ بلکہ ایک ایسا عدد ثالث نکل آئے۔ جو دونوں کو فنا کر دے۔ اِس طرح کہ مقسوم علیہ کو باقی پر تقسیم کرتے جائیں یہاں تک کہ باقی کچھ نہ بچے۔ تو ہم اس عدد ثالث کو پا لیں گے۔ جس سے دونوں عدد تقسیم ہو جاتے ہیں۔ اس لیے اگر ان دونوں اعداد کے درمیان عدد ثالث نکل آیا تو ان میں نسبت متوافق قرار پائے گی اور جو کسر کہ اس عدد ثالث کی مخرج ہوگی۔ وہی وفق ان عددین متوافقین کا ہوگا۔

مثال ۔ عدد ۲۸ و ۱۰۰ میں نسبت نکالنی ہے۔ (۱) ہم ایک سو کو ۲۸ پر تقسیم کریں گے تو حاصل قسمت ۳ اور باقی ۱۶ بچے۔

(۲) پھر ۲۸ مقسوم علیہ کو ۱۶ پر تقسیم کیا۔

(۳) پھر ۱۶ مقسوم علیہ کو ۱۲ پر تقسیم کیا تو باقی ۴ بچے

(۴) پھر ۱۲ مقسوم علیہ کو ۴ پر تقسیم کیا تو باقی صفر بچا

۲۸) ۱۰۰ (۳
۸۴
(۱۶) ۲۸ (۱
۱۶
(۱۲) ۱۶ (۱
۱۲
(۴) ۱۲ (۳
۱۲
×

۲۸) ۱۰۰ (۳ ‏ ‏ ۱۶) ۲۸ (۱ ‏ ‏ ۱۲) ۱۶ (۱ ‏ ‏ ۴) ۱۲ (۳
۸۴ ‏ ‏ ۱۶ ‏ ‏ ۱۲ ‏ ‏ ۱۲
۱۶ ‏ ‏ ۱۲ ‏ ‏ ۴ ‏ ‏ ×

اِس سے ثابت ہُوا کہ ان دونوں عددوں کے اندر نسبت توافق موجود ہے اور ۴ عدد بطورِ ثالث اس میں پایا گیا ہے۔ کیونکہ اس نے دونوں عددوں کو فنا کر دیا یعنی دونوں پر تقسیم ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ہر دو اعداد کا عاد ۴ ہے اور مخرج کا چوتھائی حصّہ ان دونوں عددین متوفقین کا وفق ہوگا۔

(۴) **متبائین** ۔ اگر دونوں عدد فنا نہ ہوں بلکہ تقسیم کے بعد بھی کچھ باقی رہے۔ تو ان دونوں اعداد میں نسبت تبائین کی قرار دیں گے۔ مثلاً ۱۳ اور ۸ کا عدد لیں۔

(۱) ۱۳ کو ۸ پر تقسیم کیا ۵ باقی بچے۔ (۲) ۸ کو ۵ پر تقسیم کیا تو ۳ باقی بچے۔

(۳) ۵ کو تین پر تقسیم کیا تو ۲ باقی بچے (۴) ۳ کو ۲ پر تقسیم کیا تو ایک باقی بچا۔

۸) ۱۳ (۱ ‏ ‏ ۵) ۸ (۱ ‏ ‏ ۳) ۵ (۱ ‏ ‏ ۲) ۳ (۱
۸ ‏ ‏ ۵ ‏ ‏ ۳ ‏ ‏ ۲
۵ ‏ ‏ ۳ ‏ ‏ ۲ ‏ ‏ ۱

پس معلوم ہوا کہ ان دو اعداد میں کوئی ایسا عدد ثالث نہیں نکلا جو دونوں اعداد کو تقسیم کر دیتا لہٰذا ان دونوں اعداد میں نسبت تبائین کی قرار پائی۔

قانون : حصر نسبِ اربعہ کا اعداد میں حصرِ عقلی ہی ہوگا۔ کیونکہ ہر دو عدد دو حال سے خالی نہ ہوں گے۔ یا وہ یکساں ہوں یا وُہ یکساں نہ ہوں پس اگر وہ یکساں ہیں تو تماثلین ہیں۔ اگر یکساں نہیں ہیں بلکہ کم و بیش ہیں۔ تو دو حال سے خالی نہیں ہوگا کہ یا تو وُہ اقل اس کثر کو فنا کر دے گا یا نہیں کرے گا۔ اگر فنا کر دے گا تو دونوں متداخلین ہیں۔ اگر فنا نہ کرے گا تو دو حال سے خالی نہیں ہوں گے۔ کہ یا تو ان دونوں کو کوئی اور عدد ثالث فنا کر دے یا نہ کرے۔ اگر فنا کر دے گا تو وُہ متوافقین ہیں اگر فنا نہ کرے تو متبائنین ہیں ۔

لہٰذا ان تناسبِ اربعہ میں یہ لازم ہے کہ اعدادِ متحابہ کے اندر نسبت توافق کی ہوگی۔ متماثل میں محبّت ہوتی ہے یا جلد پیدا کی جا سکتی ہے۔ متداخل میں بھی محبت ہوتی ہے یا پیدا کرنا آسان ہے۔ متوافق بھی رغبت رکھتے ہیں۔ مگر عدد تام سے محبت پیدا کی جا سکتی ہے۔ تبائن میں محبت یا کشش نہیں ہوتی۔ ان کے درمیان محبت پیدا کرنے

کیلئے طویل ترین حسابی عمل کرنے پڑتے ہیں۔ جو طالب علم کے لئے مشکل ترین یا ناممکن ہوتے ہیں۔

اعدادِ متحابہ

عددِ متحابین۔ وہ دو عدد ہیں کہ ان میں سے ایک زائد ہو ایک ناقص۔ لیکن اجزائے صحیحہ بسیط ہر ایک کے عین ایک دُوسرے کے اصل عدد کے مطابق ہو جائیں۔ یعنی بڑے عدد کے اجزاء عین چھوٹے عدد کے مطابق ہو جائیں۔ مثلاً رک ۲۲۰ عدد اور رغد ۲۸۴ عدد ہیں۔ جن میں سے ہر ایک کے اعدادِ باطنی عین دُوسرے اصل عدد کے مطابق ہو جاتے ہیں یعنی ۲۲۰ کی کسُور کی جمع مطابق ۲۸۴ کے ہیں اور ۲۸۴ کی کسُور کی جمع مُطابق عدد ۲۲۰ کے ہے۔

تشرِیح:

اصل عدد زاید برائے محب	۲۲۰	اصل عدد ناقص برائے محبوب	۲۸۴
نصف حصّہ	۱۱۰	نصف حصّہ	۱۴۲
چوتھائی حصّہ	۵۵	چوتھائی حصّہ	۷۱
پانچواں حصّہ	۴۴	۷۱ واں حصّہ	۴
دسواں حصّہ	۲۲	۱۴۲ واں حصّہ	۲
بیسواں حصّہ	۱۱	۲۸۴ واں حصّہ	۱
گیارھواں حصّہ	۲۰		
۲۲ واں حصّہ	۱۰	کسُور کی کل جمع =	۲۲۰
۴۴ واں حصّہ	۵		
۵۵ واں حصّہ	۴		
۱۱۰ واں حصّہ	۲		
۲۲۰ واں حصّہ	۱		
کسُور کی کل جمع ہے۔	۲۸۴		

بعض حکماء نے لکھا ہے کہ ان میں سے ۲۸۴ عدد عطارد کے ہیں اور ۲۲۰ زہرہ کے ہیں۔ وُہ اس طرح کہ زہرہ کے اعداد ۲۱۷ ہیں اور حرفِ تکسیر زہرہ کے ۳ ہیں

تو کلُ ۲۲۰ ہُوئے۔ از رُوئے نجوم بھی عطارد و زہرہ میں جانبین سے دوستی ہے:

میری یہ تحقیق ہے کہ ۲۸۴ عدد زر و مال کے ہیں اور ۲۲۰ عدد ۲۲۰ سے دُگنے دولت کے ہیں۔ اس لیے حصُولِ زر و مال یا دولت کے لیے اعدادِ متحابہ اس طرح کام کرتے ہیں جیسا کہ مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہے۔ سیماب چاندی کو کھینچتا ہے۔

تمام علمائے اعداد اس بات پر متفق ہیں کہ یہ دونوں اعداد باہم متجاذب اور متعاشق ایک دُوسرے کے ہیں اور ہر عدد متحابہ جو قیمت میں کم و بیش ہوں مگر زاید کے مجمُوعہ اجزا عددِ ناقص کے مساوی ہوں اور ناقص کے مجموعہ اجزا عددِ زاید کے مساوی ہوں۔ وہ ایک دُوسرے کی طرف ہمہ وقت متوجہ رہتے ہیں اور وصال کے لیے متحرک رہتے ہیں۔

اعداد کے مسلمہ قانون کے مطابق اعدادِ متحابہ کا ۲۲۰ و ۲۸۴ سے کم عدد ملنا ممکن نہیں۔ البتہ اس سے زائد اعداد کے متحابہ موجود ہیں۔ مثلاً بیس سو چوبیس (۲۰۲۴) بائیس سو چھیانوے (۲۲۹۶) کے یہ اعدادِ متحابہ کا مرتبہ دُوم ہیں اور سترہ ہزار دو سو چھیانوے (۱۷۲۹۶) اور اٹھارہ ہزار چار سو سولہ (۱۸۴۱۶) کے اعدادِ متحابہ کا مرتبہ سوم ہیں۔

میں پہلے یہ ظاہر کر چکا ہوں کہ عدد زاید عاشق اس مرتبہ زائد کا ہوتا ہے جو کہ اس کے اجزاء کی میزان ہوتا ہے۔ مثلاً ۲۲۰ کے جمیع اجزائے صحیحہ کی میزان ۲۸۴ ہوتے ہیں۔ لہٰذا ۲۲۰ عاشق ۲۸۴ کا ہُوا اور عدد ناقص عاشق اس مرتبہ ناقصہ کا ہوتا ہے۔ جو اس کے اجزاء کے مجمُوعہ کا ہے۔ مثل ۲۸۴ کے کہ تمام کسُورِ صحیحہ کی جمع ۲۲۰ ہوتی ہے۔ پس ۲۸۴ عاشق ہیں ۲۲۰ کے۔ اس دلیل سے ثابت ہُوا کہ یہ دونوں عدد زاید و ناقص جو ایک دُوسرے کے مستخرج و مشتق ہیں۔ درحقیقت باہم ایک دُوسرے کے عاشق ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا نام اعدادِ متحابہ رکھا گیا ہے۔

فائدہ: عدد ناقص منسُوب با محب ہیں اور عدد زاید برائے محبُوب ہیں۔ ملّا جلال الدّین نے رسالہ انموذج العلُوم میں اور افلاطون نے ان اعداد کے متعلق لکھا ہے کہ جیسا کہ مقناطیس میں لوہے کے لیے قوّتِ جاذبہ ہے۔ عین اسی طرح ان اعداد میں قلوُبِ انسانی کے لیے قوّتِ جاذبہ ہے۔ وُہ لکھتے ہیں کہ جاذبیت مقناطیس کی لوہے کے ساتھ اس طرح ہو سکتی ہے کہ بنسبت ان کے مزاج کی کسی عدد سے

انواعِ اعدادِ متحابہ میں سے مشابہ ہوگی۔ اس لیے کہ مزاج جاذب مشابہ عددِ زاید کے ہوگا اور مزاجِ منجذب کا عدد ناقص کو مشابہ ہوگا۔ نیز شیخ بہاؤ الدّین عاملؒ نے جلد ثانی کشکول میں لکھا ہے۔ جسے شیخ الرئیس نے اپنے رسالۂ عشق میں بھی درج کیا ہے۔

ان العشق سائر فی المجردات والفلکیات والعنصریات و المعدنیات والنباتات والحیوانات حتیٰ ان ارباب الریاضی تا الوافی الاعداد المتحابہ واستدرکوا ذلک علیٰ قلیدس وقالوا انّا ته ذلک ولم یذکرہ

مطلب اس کا یہ ہے کہ وُہ عشق جو مجرّدات، فلکیات، عنصریات، معدنیات، نباتات اور حیوانات میں جاری ہے۔ یہاں تک کہ اربابِ ریاضی قائل ہو گئے ہیں کہ اعدادِ متحابہ میں بھی ہے اور انہوں نے اسی عشقِ متحابہ کو اقلیدس سے ہی استدراک کیا ہے۔ اور کہا کہ اقلیدس اس مطلب تک نہیں پہنچا کہ اس نے اس کو فوت کیا اور ذکر نہیں کیا۔ یعنی حساب کا یہ ایک ایسا قانون ہے کہ ہر حساب دان کو اس کا علم ہے کہ یہ ایک حسابی قاعدہ ہے اور حساب میں اس کا نمایاں ذکر ہے۔

فصلِ دوم:

۵۔ نظریۂ تاثیر

اخلاقِ جلالی میں ملّا جلال الدّین محقق دوانی نے لکھا ہے کہ عشقِ نفسانی کا مبدء تناسبِ رُوحانی سے ہوتا ہے اور یہ عشق جنسِ رذائل سے نہیں۔ بلکہ فنونِ فضائل سے ہوتا ہے۔ کیونکہ طبائعِ لطیفہ کو صورِ ظریفہ کے ساتھ میلِ عظیم ہوتا ہے۔ بحکم الجنس یمیل الی الجنس یعنی جنس اپنی ہی جنس کی طرف مائل ہوتا ہے۔ وجہ یہ کہ جنسیت علّۃ ضم وصل ہے۔ اور حکمت سے ثابت ہو چکا ہے کہ جس قدر مزاج اعدل ہوگا یعنی وحدتِ حقیقی کے ساتھ اعتدال سے قریب تر ہوگا۔ اسی قدر قربت اور خواہش بدرجۂ کمال پیدا ہوگی۔ اگر کوئی صورت یا نقش اس کے مزاج پر مرتّب کیا جائے گا یعنی وفق اعداد میں اس کے آثار مرتّب کیے جائیں گے تو اس کا اثر اُسی قبل سے ہوگا۔ لہٰذا اگر کوئی شخص جس قدر بہ سببِ اعتدالِ مزاج کے الطف و اشرف ہوگا۔ اسی قدر اس کا میلانِ نفسِ حسین صُورتوں نیک عاداتِ عشقیہ نغمات کی طرف مائل ہوگا۔ لہٰذا جب دو شخصوں میں پسندیدگی اور رجوعیت کی یکساں خواہش پیدا ہوتی ہے اور دونوں کا وجۂ اعتدال ایک ہی منبع سے سیراب ہوتا ہے تو میلانِ طبیعت اتحادِ باہمی کے ساتھ ظاہر ہو جاتا ہے۔ یہی محبّت کی ابتداء ہوتی ہے۔

پس جب دونوں جذبے بصُورتِ حُب و عشق دو مظاہر میں ظاہر ہوں تو قانُونِ ائتلاف و قبولیّت استعداد و خصوصیّات کی رُو سے لازم ہے کہ ایک ان میں سے اتم و اعلیٰ ہوگا اور دوسرا نقص و ادنیٰ ہوگا۔ چونکہ عاشقیت اُس طرف سے ظاہر ہوتی ہے جس طرف استعداد یا خصوصیّات یا قابلیت میں کمی ہوتی ہے اور معشوقیت اس طرف ظاہر ہوتی ہے جس میں صفات بدرجۂ کمال ہوں۔ یعنی خصوصیّت و قابلیت جس میں کم ہوتی ہے وہ عاشق ہو جاتا ہے اور جس میں کامل ہوتی ہے وہ معشوق بنتا ہے۔ اور اوّلاً یہ امر خفیہ رہتا ہے بعد ازاں اس کی تشہیر ہو جاتی ہے۔ لہٰذا حکمأ نے اعدادِ متحابہ کے متعلق

کہا ہے کہ جس طرح دو شخصوں کے درمیان کھانے پینے، سونگھنے پسند و ناپسند وغیرہ
میں اتفاق ہو جائے تو وہ دونوں آپس میں خواہشِ میل و جذب رکھتے ہیں اور اگر وہ اِس
طریقہ پر عمداً مداومت کریں تو ان دونوں کے درمیان ضرور اُلفت و محبت پیدا ہو جائیگی۔
لہٰذا ضرورت اِس امر کی ہے کہ ایسی جگہ جہاں کوئی قدرِ مشترک نہ ہو اور ضرورت ہو
کہ دونوں کے درمیان جُزوِ محبت پیدا کی جائے تو قدرِ مشترک کے طور پر اعدادِ متحابہ سے
کام لیتے ہیں اور عددِ کمتر لفظ ۲۸۴ کا استعمال محبّ و طالب میں کرتے ہیں اور عددِ بیشتر
لفظ ارک کا استعمال محبوب و مطلوب میں کرتے ہیں - اس طرح کہ عددین متحابین کے دفق
کا ایک نقش بطورِ تکسیر پُر کر کے طالب کو دیتے ہیں (جس کا بیان آگے آئے گا) یہ یاد رہے
کہ نقش عددِ ناقص رفد کا محبّ کے واسطے ہوتا ہے اور عددِ زاید لفظ ارک کا محبوب کے
واسطے ہوتا ہے۔ ایسا کرنے سے لازماً دونوں کے درمیان ایک قدرِ مشترک قائم ہو
جاتی ہے جو محبت میں تاثیر پیدا کرتی ہے۔

۶- اوقاتِ تاثیر

حکمائے الٰہیین[1] اور شمس المعارف کا یہ شعار ہے کہ عددین متحابین کو اُس وقت لکھیں
جب زہرہ نحوست سے بری ہو اور مسعود سے متصل ہو اور طالع خانہ ہائے زہرہ میں سے
برج میزان یا ثور ہو۔ پس اگر شمس بھی برج شرف میں ہو تو بہت خوب ہے۔ اگر زہرہ
کو مریخ کے ساتھ سعدِ نظر تثلیث یا تسدیس ہو تو بہت ہی بہتر ہوتا ہے۔ ایسے اوقات
میں لکھ کر پاس رکھیں تو محبت و الفت بے حد پیدا ہوگی۔
چونکہ عشق کا فعل زہرہ سے متعلق ہے اور مریخ قوتِ مردانہ ہے۔ ابتدا زہرہ

[1] حکمائے الٰہیین سے مراد وہ لوگ ہیں جو علم الٰہی میں دستگاہ رکھتے ہوں۔ علم الٰہی کی ایک قسم حکمت نظری
ہے۔ جس کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک مجرد عن المادہ ہیں کہ ان کو امرِ الٰہی کہتے ہیں۔ دوسرے کو علم طبعی
کہتے ہیں اس لیے کہ ان امورِ مادیہ کا وجود اور ذہن خارج میں ہوتا ہے۔ تیسرا علم ریاضی ہے
کہ ان کا تجرد عن المادہ فی الذہن سے صحیح کیا جاتا ہے۔

سے ہوتی ہے اور انتہا مریخ سے۔ کہ اوّل اُلفت و استحسان پیدا ہوتی ہے۔ آخر
میں احتراق، اخلاط و تشویش و اضطراب۔ اس لیے شرکت زہرہ و مریخ کی شرط ہے۔
اور میرے نزدیک عشق و محبت کے عملیات و الواح کے لیے زہرہ اور مریخ کی نظراتِ سعد
سے بہتر اور کوئی موثر وقت نہیں ہوتا۔
عددِ متحابہ میں کچھ ایسی نسبت عاشق و معشوق کی ہے کہ ایک دوسرے کی طرف متحارک
و متجاذب ہیں۔ جن شخصوں کے پاس ان دونوں کا نقش ہو یا یہ دونوں عدد کسی کھانے
پینے کی چیز میں ملا کر دیے جائیں گے تو ان دونوں شخصوں کے مزاج میں عاشقیت و
معشوقیت پیدا ہو جائے گی اور وہ ایک دوسرے کی طرف مائل و راغب رہیں گے۔ جب
تک ان کو جُدا نہ کیا جائے۔ وہ جُدا نہ ہوں گے۔

ایامِ فارغہ و ایامِ ملانہ

علمائے جفر کے نزدیک یہ ایام بہت معتبر ہیں۔ دراصل اعمالِ جمالی کو ملانہ میں
کرتے ہیں اور اعمالِ جلالی کو ایامِ فارغہ میں کرتے ہیں۔ تقسیم ان کی یہ ہے: یہ قمری
تاریخیں ہیں:

ایامِ فارغہ۔	۱	۲	۳	۴	۵
ایامِ ملانہ۔	۶	۷	۸	۹	۱۰
ایامِ فارغہ	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	
ایامِ ملانہ	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	
ایامِ فارغہ	۱۹	۲۰	۲۱		
ایامِ ملانہ	۲۲	۲۳	۲۴		
ایامِ فارغہ	۲۵	۲۶			
ایامِ ملانہ	۲۷	۲۸			
یومِ فارغہ	۲۹				
یومِ ملانہ	۳۰				

۸ - غالب و مغلوب معلوم کرنا

مفاتیح المغالیق میں لکھا ہے کہ اگر حرف اوّل اسم طالب لے اور حرف آخر بھی ان دونوں اسموں کا لے کر باہم امتزاج دے کر اس طرح لکھے کہ میزان اس کی سب طرف سے برابر آئے اور عدد حروف کو بھی پشت لوح پر موافق کر کے معہ اعدادِ متحابہ کے لکھے تو اُلفت دونوں کے درمیان بہت پیدا کرے۔ مگر شرط یہ ہے کہ عدد طالب و مطلوب میں ملاحظہ کریں کہ غالب کون ہے اور مغلوب کون۔ پس جس کے عدد مغلوب ہوں اس پر اعداد متحابہ زاید کو اضافہ کریں اور جس کے اعداد غالب ہوں۔ اس پر عددِ متحابہ ناقص کو اضافہ کریں تو محبت فی مابین میں پورا کام کرے گی۔

طریقہ: طالب و مطلوب میں غالب و مغلوب معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسم طالب و مطلوب کے عدد نکال کر علحدہ علحدہ نو پر تقسیم کریں اور باقی کو دیکھیں کہ کیا ہے۔

ا - (۱) اگر دونوں کی باقی فرد ہو تو جو عدد قیمت میں کم ہوگا وُہ غالب ہوگا۔

کم (۲) اگر دونوں کی باقی زوج ہو تو جو عدد قیمت میں / ہوگا وہ غالب ہوگا۔

(۳) اگر دونوں کی باقی صفر رہے جس کا خارج قسمت قیمت میں زیادہ ہوگا وُہ غالب رہے گا۔

ب - پُرانے لوگوں نے غالب و مغلوب جاننے کے لیے قانون کو منظوم کیا ہے:

با حریف جنس کم بودن خوش است　　　با مخالف محتشم بودن خوش است

ور عدد ہر دُو را یکساں بود،　　　آنکہ سالش خورد غالب آں بُوَد

مطلب یہ کہ فرد غالب ہے اُوپر مافوق افراد کے اور ماتحت ازواج کے:

یعنی —

ایک غالب ہے اوپر ۳ - ۵ - ۷ - ۹ کے

۳ غالب ہے اوپر ۵ - ۷ - ۹ کے اور ۲ کے

۵ غالب ہے اوپر ۷ - ۹ - ۴ - ۲ کے

۷ غالب ہے اوپر ۹ - ۶ - ۴ - ۲ کے۔

طاق عدد خود سے بڑے طاق پر غالب جبکہ جفت خود سے بڑے جفت پر غالب ہوتا ہے

اسی طرح زوج غالب اوپر ازواج مافوق کے اور اپنے ماتحت افراد کے۔ ھٰذا

۲ غالب ہے اوپر ۴ - ۶ - ۸ - ۱ کے

۶ غالب ہے اوپر ۸ - ۵ - ۳ - ۱ کے

۴ غالب ہے اوپر ۶ - ۸ - ۳ - ۱ کے

۸ غالب ہے اوپر ۷ - ۵ - ۳ - ۱ کے

اگر تقسیم کے بعد دونوں عددوں میں سے یکساں فرد بچے یا یکساں زوج۔ تو فردین میں سے طالب غالب ہے مطلوب پر۔ مثلاً ایک و ایک طالب غالب، ۳ و ۳ کا طالب غالب ۵ و ۵ کا طالب غالب، ۷ و ۷ کا طالب غالب، ۹ و ۹ کا طالب غالب ہوگا اور زوجین میں سے مطلوب غالب طالب پر ہوگا۔ مثلاً ۲ و ۲ میں مطلوب غالب، ۴ و ۴ میں مطلوب غالب ۶ و ۶ میں مطلوب غالب، ۸ و ۸ میں مطلوب غالب ہوگا۔

غالب و مغلوب دیکھنے کے اس طریقہ کو لقمان حکیم، سکندر، بقراط، جالینوس، جاماسپ ارطاطالیس جمیوں، بو علی سینا، محمد اسحاق، محمد جعفر، عبداللہ ترمذی، عبدالرحمٰن ولایتی، توشالطوشا شیخ عبدالحلیم، محمد فاضل، عبداللہ الحسینی نے پسندیدہ اور مجرب قرار دیا ہے۔ شاہانِ قدیم اسی سے کام لیتے تھے اور راز میں رکھتے تھے۔ ایک کتاب میں نقشہ اس طرح درج ہے۔

اعداد غالب				اعداد طالب	اعداد مغلوب			
۲	۴	۶	۸	۱	۳	۵	۷	۹
۳	۵	۷	۹	۲	۴	۶	۸	۱
۴	۶	۸	۱	۳	۵	۷	۹	۲
۵	۷	۹	۲	۴	۶	۸	۱	۳
۶	۸	۱	۳	۵	۷	۹	۲	۴
۷	۹	۲	۴	۶	۸	۱	۳	۵
۸	۱	۳	۵	۷	۹	۲	۴	۶
۹	۲	۴	۶	۸	۱	۳	۵	۷
۱	۳	۵	۷	۹	۲	۴	۶	۸

مطلب یہ ہے کہ عدد ایک ، ۳ ، ۵ ، ۷ کا ۹ پر غالب ہیں اور یہ اس کے مغلوب ہیں اور
سیدھی جانب کے اعداد ۲ ، ۴ ، ۶ ، ۸ غالب ہیں اور ایک عدد مغلوب ہے یعنی
ایک عدد پر غالب اعداد سیدھی جانب ہیں اور مغلوب اعداد اُلٹی جانب ہیں۔ اسی طرح ہر
عدد کے غالب و مطلوب اعداد بآسانی معلوم ہو سکتے ہیں یا یُوں جانیں کہ سیدھی اطراف کے
اعداد وسط پر غالب ہیں اور وسط مغلوب ہے۔ اُلٹی طرف کے اعداد وسط سے مغلوب
ہیں اور وسط ان پر غالب ہے۔

فصلِ سوم :

استخراج اعدادِ متحابہ

۹ : مرتبہ اوّل

پہلا قاعدہ ——

عددین متحابین یعنی ۲۲۰ زائد اور ۲۸۴ عدد ناقص کے دو قاعدے ہیں۔ پہلا
قاعدہ کشاف اصطلاحات الفنون میں لکھا ہے۔ وُہ اس طرح ہے کہ استخراج اعدادِ متحابہ
کا تضعیفاتِ اثنین سے کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ ۴ ، ۸ و ۱۶۔

طریقہ اس کا یہ ہے کہ تضعیفاتِ اثنین میں سے کوئی عدد لیں۔ اس کو ایک مرتبہ
ڈیڑھ گنا کریں اور مرتبہ دیگر اس کو تین سے ضرب دیں۔ پس دونوں حاصل ضرب سے
ایک ایک کم کر دیں۔ جو باقی رہے اس کا نام فردِ اوّل ہے۔ تو اب یہ دو فرد اوّل حاصل
ہو گئے۔ پس ان دونوں فرد اوّل کو آپس میں ضرب کریں جو حاصل ہو اس کا نام فردِ ثالث
ہے۔ پس فردِ ثالث کو ان دونوں فردِ اوّل کے ساتھ جمع کر دیں۔ اس مجموعہ کا نام بھی فرد
اوّل ہے۔ اب اس اصل عدد کو کہ تضعیفاتِ اثنین میں سے لیا گیا ہے۔ فردِ ثالث میں ضرب
دیں۔ حاصل ضرب اس کا ایک عددین متحابین سے ہو گا۔ یعنی عدد زاید ہو گا۔ پھر اسی
اصل عدد کو مجموع ہر دو فردِ اوّل و فردِ ثالث سے ضرب دیں تو دوسرا عدد متحابین سے
ہو گا۔ یعنی عدد ناقص ہو گا۔

مثال : فرض کیا کہ تضعیفاتِ اثنین سے ۴ عدد حاصل کیا۔

مرتبہ اوّل　　　　مرتبہ دیگر

---

[1] جب عدد مفروض کو ایک مرتبہ ڈیڑھ سے ضرب دے کر حاصل ضرب سے ایک کم کیا تو
ایک فردِ اوّل یہ ہُوا۔ پھر مرتبہ دیگر اسی عدد مفروض کو تین سے ضرب دے کر حاصل ضرب سے
ایک کم کیا تو یہ دُوسرا فرد اوّل ہُوا۔

۴ × ۳ / ۲ = ۶
ایک کم کیا = ۱
فرد اول = ۵

۴ × ۳ = ۱۲
ایک کم کیا = ۱
فرد اوّل = ۱۱

ضرب ہر دو فرد اوّل - ۵ × ۱۱ = ۵۵ فردِ ثالث
مجموعہ ہر دو فرد اوّل و فردِ ثالث = ۵ + ۱۱ + ۵۵ = ۷۱ فرد اوّل
اب ۴ کو فردِ ثالث میں ضرب دیا = ۵۵ × ۴ = ۲۲۰ عدد زاید حاصل ہُوا
اب ۴ کو فردِ اوّل (مجموعہ فردین) ضرب دیا = ۷۱ × ۴ = ۲۸۴ عدد ناقص حاصل ہُوا
پس ثابت ہُوا کہ ان دُو عددوں سے کم یعنی ۲۲۰ و ۲۸۴ سے کمتر اور کوئی عدد متحابہ نہیں ہے۔ کیونکہ تضعیفاتِ اثنین سے کوئی عدد ۴ سے کمتر نہیں ہے۔ البتّہ بلند تر ان دو عدد متحابین سے اور اعدادِ متحابہ حاصل ہو سکتے ہیں کیونکہ تضعیفاتِ اثنین ۸ و ۱۶ بھی ہو سکتے ہیں اور اس سے زائد بھی۔

دُوسرا قاعدہ

اعدادِ متحابہ کے استخراج کا دُوسرا قاعدہ یُوں ہے کہ تضعیفاتِ اثنین کے ۲ عدد لیے تھے۔

(۱) ایک مرتبہ عدد ماقبل ۲ کے ساتھ جمع کیا تو ۶ ہُوئے۔
(۲) دوسری مرتبہ عدد مابعد ۸ کے ساتھ جمع کیا تو ۱۲ ہُوئے۔
(۳) دونوں کے حاصل سے ایک کم کیا تو ۵ و ۱۱ رہے۔ یہ فردِ اوّل ہُوا۔
(۴) ان دونوں کو ضرب کیا تو ۵۵ ہُوئے۔ یہ فردِ ثالث ہُوا۔
(۵) تینوں فردوں کو جمع کیا تو ۵ + ۱۱ + ۵۵ = ۷۱ ہُوئے۔ اس کو بھی فردِ اوّل قرار دیا۔ اب فردِ ثالث ۵۵ کو ۴ سے ضرب دیا تو ۲۲۰ عدد زاید متحابہ حاصل ہوئے اور فرد اوّل ثانی ۷۱ کو ۴ سے ضرب دیا تو ۲۸۴ عدد ناقص متحابہ حاصل ہوئے۔

۱۰۔ مرتبہ دُوم

عدد متحابہ کا مرتبہ دوم یعنی دو ہزار چوبیس اور دو ہزار دو سو چھیانوے کا استخراج تضعیفاتِ اثنین ۸ سے کیا۔

بقاعدہ اوّل

۸ × ۳ / ۲ = ۱۲
کم کیا ۱
فرد اوّل = ۱۱

۸ × ۳ = ۲۴
کم کیا ۱
فرد اوّل = ۲۳

ضرب ہر دُو فرد اوّل = ۱۱ × ۲۳ = ۲۵۳ فردِ ثالث۔
مجموعہ ہر دو فرد اوّل و فردِ ثالث = ۱۱ + ۲۲ + ۲۵۳ = ۲۸۷ فرد اوّل
عدد زاید متحابہ = ۲۵۳ × ۸ = ۲۰۲۴
عدد ناقص متحابہ = ۲۸۷ × ۸ = ۲۲۹۶

بقاعدہ دُوم۔

(۱) ایک مرتبہ عدد ماقبل ۴ کے ساتھ ۸ کو جمع کیا تو ۱۲ حاصل ہُوئے۔
(۲) دوسری مرتبہ عدد مابعد ۱۶ کے ساتھ ۸ کو جمع کیا تو ۲۴ حاصل ہُوئے۔
(۳) دونوں کے حاصل سے ایک ایک گیا تو ۱۱ و ۲۳ فرد اوّل ہُوئے۔
(۴) ان کو ضرب کیا تو ۱۱ × ۲۳ = ۲۵۳ فردِ ثالث حاصل ہُوا۔
(۵) ان تینوں فردوں کو جمع کیا تو ۱۱ + ۲۳ + ۲۵۳ = ۲۸۷ فردِ اوّل ہُوا۔

عدد زاید متحابہ = ۲۵۳ × ۸ = ۲۰۲۴
عدد ناقص متحابہ = ۲۸۷ × ۸ = ۲۲۹۶

اب اگر تینوں عددوں کے کسُورِ اصم نکالے جائیں تو ہر آئینہ مجموع کسُورِ ہر ایک عدد کے عین اور مساوی ایک دوسرے کے ہوں گے۔

۱۱۔ مَرتبۂ سوم

عدد متحابہ کا مرتبہ سوم سترہ ہزار دو سو چھیانوے [۱۷۲۹۶] اور اٹھارہ ہزار چار سو سولہ [۱۸۴۱۶]

کا استخراج تضعیفاتِ اثنین ۱۶ سے کیا۔

بقاعدۂ اوّل

۱۶ × ۳/۲ = ۲۴ کم کیا = ۱/۲۳ فردِ اوّل

۱۶ × ۳ = ۴۸ کم کیا = ۱/۴۷ فردِ اوّل

ضرب ہر دو فردِ اوّل = ۲۳ × ۴۷ = ۱۰۸۱ فردِ ثالث

مجموعہ ہر دو فردِ اوّل و فردِ ثالث = ۲۳ + ۴۷ + ۱۰۸۱ = ۱۱۵۱ فردِ اوّل ہُوا

عدد زائد متحابہ = ۱۰۸۱ × ۱۶ = ۱۷۲۹۶

عدد ناقص متحابہ = ۱۱۵۱ × ۱۶ = ۱۸۴۱۶

بقاعدہ دوم

(۱) ایک مرتبہ عدد ماقبل ۸ کے ساتھ ۱۶ کو جمع کیا تو ۲۴ ہُوئے۔

(۲) دوسری مرتبہ عدد مابعد ۳۲ کے ساتھ ۱۶ کو جمع کیا تو ۴۸ ہُوئے۔

(۳) دونوں کے حاصل سے ایک ایک کم کیا تو ۲۳ و ۴۷ باقی رہے یہ فردِ اوّل ہُوئے

(۴) ان دونوں کو ضرب کیا تو ۲۳ × ۴۷ = ۱۰۸۱ فردِ ثالث نکلا۔

(۵) تینوں فردین کو جمع کیا تو ۲۳ + ۴۷ + ۱۰۸۱ = ۱۱۵۱ فردِ اوّل نکلا

عدد زاید متحابہ = ۱۰۸۱ × ۱۶ = ۱۷۲۹۶

عدد ناقص متحابہ = ۱۱۵۱ × ۱۶ = ۱۸۴۱۶

بس اسی طرح تضاعفِ اثنین کے جس قدر بھی اعداد ہوں مثلاً ۳۲ - ۶۴ وغیرہ سے بھی مزید اعدادِ متحابہ استخراج کر سکتے ہیں ان کے کسُور اصم نکالنے پر ایک دُوسرے کے عین و مساوی ظاہر ہوں گے۔

فائدہ : سوال یہ ہوتا ہے کہ جب ایک عدد متحابہ معلوم ہے تو دُوسرے مراتب کے اعدادِ متحابہ معلوم کرنے کا کیا فائدہ ہے؟ وجہ اس کی یہ ہے کہ اسماء یا آیات یا مقاصد کی وُہ لوح جس کو کسی مقصود کے مطابق تیار کرنا ہے۔ اُس کے اعداد کی میزان سے زائد تعداد اعدادِ متحابہ کی ہوگی۔ تب ہی وہ اسماء یا آیات

وغیرہ بطن لوح اعدادِ متحابہ میں سما سکیں گے اور اوفاق اعدادِ متحابہ کے ہی ہونگے۔ یہ ایک خاص راز ہے جو آپ کو کسی اُستاد سے نہ مِل سکے گا۔

فصلِ چہارم

۱۲- وفق اعدادِ متحابہ

میں اِس امر کو واضح کر چکا ہوں کہ کھانے پہننے اور سونگھنے وغیرہ کی چیزوں کی یکسانیت یا رغبت جن لوگوں میں بدرجہ اتم موجود ہو۔ وُہ اپنے اعدادِ فیما بین میں ضرور جذب رکھتے ہیں اور اگر وہ دو آدمی کسی ایک ایک شے کو انتخاب کر کے اس کے استعمال میں مداومت اور پابندی اختیار کریں تو ان دونوں کے درمیان اُنس پیدا ہو جائے گا اور اگر یہ ممکن نہ ہو کہ کسی ایک شے پر متفقہ رائے قائم ہو کہ اُسے استعمال کر سکیں تو وفق عددین متحابین سے ایک ایک نقش بطورِ تکبیر پُر کر کے دونوں اپنے پاس رکھیں تو الفت ظاہری و محبتِ باطنی ان دونوں میں پیدا ہو جائے گی۔ لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ وفق ان اعداد کا بیان کیا جائے۔

وفق وُہ عدد ہے جو منفی عدد زاید و ناقص کا ہو جس کو دونوں عدد عاد بھی کہتے ہیں۔ جس کا ذکر نسبت متوفق میں کیا گیا ہے۔ وہ عدد عاد مخرج ان اعداد کا ہوتا ہے۔ لہذا معلوم ہُوا کہ وفق وُہ عدد ہے کہ منفی عدد زاید و عدد ناقص ہو۔ تفصیل کے لیے مثالیں ہر سہ اعداد متحابین سمجھ لیں۔

مرتبۂ اوّل اعدادِ متحابہ

۲۲۰ عدد زاید اور ۲۸۴ عدد ناقص ہیں۔ ان دونوں میں ۴ عدد عاد ہے۔ اس لیے کہ ۴ منفی ہے دونوں عدد زاید ناقص کا۔ کیونکہ متوافق کی مثال پر جب ان پر تقسیم در تقسیم کا عمل کیا تو ۴ حاصل ہُوا۔

(۱)
۲۲۰) ۲۸۴ (۱
۲۲۰
۶۴

(۲)
۶۴) ۲۲۰ (۳
۱۹۲
۲۸

(۳)
۲۸) ۶۴ (۲
۵۶
۸

(۴)
۸) ۲۸ (۳
۲۴
۴

(۵)
۲۰) ۳۲ (۱
۲۰
۱۲

(۶)
۱۲) ۲۰ (۱
۱۲
۸

(۷)
۸) ۱۲ (۱
۸
۴

(۸)
۴) ۸ (۲
۸
×

اِس عدد سے یہ بھی معلوم ہُوا کہ دونوں عددوں میں نسبت توافق موجود ہے۔ ۴ عدد کی تقسیم سے کچھ باقی نہیں بچا۔ اس لیے ۴ عدد عاد ہے دونوں ناقص زاید کا جو کہ ۴ عدد دونوں اعداد کو تقسیم کر دیتا ہے۔ اس لیے دونوں کا منفی عدد ہُوا یعنی اس نے فنا کر دیا۔

اب اس ۴ کو دونوں اعداد زاید و ناقص پر تقسیم کریں تو وفق ان کے معلوم ہو جائیں گے۔ مثلاً ۲۲۰ کا وفق ۵۵ ہے اور ۲۸۴ کا وفق ۷۱ ہے۔ کیونکہ جب اس اصل عدد کو ۷۱ پر تقسیم کیا تو خارج قسمت ۴ رہے اور باقی کچھ نہ رہا۔ ۷۱ جو کہ مقسوم علیہ ہے چار مرتبہ کر کے منفی ۲۸۴ کا ہے۔ پس ۴ خارج قسمت ہیں اور عاد ہیں اور ۷۱ وفق ۲۸۴ کا ہے اور یہی تضعیفات اثنین برائے استخراج عددین متحابین مرتبہ اوّل کے لیے گئے تھے۔ جیسا کہ فصلِ چہارم میں اس کا ذکر کیا گیا ہے۔

مرتبۂ دوم اعدادِ متحابہ

عدد زاید ۲۰۲۴ و عدد ناقص ۲۲۹۶ ہیں۔ اُن کا عدد عاد ۸ ہے اور ۲۰۲۴ کا وفق ۲۵۳ و ۲۲۹۶ کا عدد وفق ۲۸۷ ہے جو کہ اعدادِ متحابین کو ۸ پر تقسیم کرنے سے حاصل ہُوا۔ متذکرہ بالا طریقوں کو کام میں لاتے ہوئے یہی فیصلہ کیا۔

مرتبۂ سوم اعدادِ متحابہ

عدد زاید ۱۷۲۹۶ و عدد ناقص ۱۸۴۱۶ ہیں۔ اُن کا عدد عاد ۱۶ ہے۔ جب ان اعداد کو ۱۶ پر تقسیم کیا تو عدد زاید کا وفق ۱۰۸۱ نکلا اور ۱۱۵۱ وفق عدد ناقص کا نکلا۔ متذکرہ بالا طریقہ کو کام میں لا کر حل کیا جا سکتا ہے۔ ان میں ۱۶ اجزو فنا ہے کہ دونوں پر برابر تقسیم ہو جاتا ہے۔ وفق عدد منفی بھی ہیں۔ یہی ۱۶ کا عدد ہم نے تضعیفات اثنین کا استخراج عددین متحابین مرتبہ سوم کے لیے حاصل کیا گیا تھا۔ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

۱۳ - نقوشِ وَفقِ اعدادِ متحابہ

جیسا کہ پہلے لکھ چکا ہوں کہ اگر استعمال عددین متحابین کا ماکولات وملبوسات ومشمومات وغیرہ میں نہ ہو سکے تو چاہیئے کہ وفق عددین متحابین سے ایک ایک بطورِ تکسیر پُر کر کے دونوں شخص اپنے پاس رکھیں کہ حرارتِ عشق ومحبت دونوں میں پیدا ہوگی۔

نقشِ وَفق مرتبہ اوّل

یعنی ۵۵ کا جو عدد ۲۲۰ زاید کا ہے اور ۷۱ جو وفق ہے ۲۸۴ عدد ناقص کا ہے۔ ۵۵ کو مربع میں پُر کرنے کے لیے ۳۰ تفریق کیے باقی ۲۵ رہے۔ ۴ پر تقسیم کیا خارج قسمت ۶ کسر ایک رہی۔ ۶ کو خانۂ اوّل میں رکھ کر آتشی چال سے نقش کے بارہ خانے پُر کیے تیرھویں میں کسر ایک کا اضافہ کیا تو نقش مکمل ہوگیا جس کی میزان ہر طرف سے ۵۵ آئے گی۔ یہ نقش محبوب ومطلوب سے منسوب ہے۔

نقشِ مطلوب

۱۳	۱۶	۲۰	۶
۱۹	۷	۱۲	۱۷
۸	۲۲	۱۴	۱۱
۱۵	۱۰	۹	۲۱

۷۱ کو مربع میں پُر کرنے کے لیے ۳۰ تفریق کیے۔ ۴۱ باقی رہے۔ ۴ پر تقسیم کیا۔ تو خارج قسمت ۱۰ کسر ایک رہی۔ ۱۰ کو خانۂ اوّل میں رکھ کر بارہ خانے مقررہ آتشی چال سے پُر کیے۔ مگر تیرھویں خانہ میں ایک کا اضافہ کرکے نقش کو مکمل کیا۔ جس کی میزان ہر طرف سے پُوری آتی ہے۔ یہ نقش منسوب مُحب وطالب ہے۔

نقشِ طالب

۱۷	۲۰	۲۴	۱۰
۲۳	۱۱	۱۶	۲۱
۱۲	۲۶	۱۸	۱۵
۱۹	۱۴	۱۳	۲۵

لوحِ مثلّث عدد زاید ۵۵ کو جو منسوب محبوب سے ہیں اگر مثلث میں پُر کرنا چاہیں تو کل اعداد سے ۱۲ تفریق کیے باقی ۴۳ رہے

اسے تین پر تقسیم کیا تو خارج قسمت ۱۴ کسر ایک رہی۔ ۱۴ کو خانہ اوّل میں رکھ کر مثلث کو پُر کیا۔ خانۂ اوّل مثلث کا خانہ دوم ہے جو شرقی آتشی ہے اور تجاذب ازواج اور دوستی کے لیے معین ہے۔ خانۂ چال سے ساتویں میں کسر کا ایک اضافہ ہوگا تو نقش پُر ہو جائے گا۔ جس طرف سے شمار کریں گے سوائے قطر کے تعداد پُوری آئے گی۔

نقشِ محبوب

۲۲	۱۴	۱۹
۱۶	۱۸	۲۱
۱۷	۲۳	۱۵

۷۱ عدد ناقص جو منسوب با محبّ ہیں اِس کا نقشِ مثلث پُر کرنے کے لیے ۱۲ تفریق کیے باقی ۵۹ رہے۔ تین پر تقسیم کیا تو ۱۹ خارج قسمت اور کسر ۲ رہی۔ خارج قسمت کو خانۂ دوم آتشی شرقی میں رکھ کر اس کے دو دور پُورے کیے۔ تیسرے دور میں خانۂ ہفتم میں تین عدد کا اضافہ کرکے ۲۷ لکھا اور پھر یہ دور پُورا کیا۔ اس میں بھی سوائے قطر کے تعداد پوری آئے گی۔

نقشِ مُحِب

۲۴	۱۹	۲۸
۲۷	۲۳	۲۱
۲۰	۲۹	۲۲

فائدہ: مربع ہو یا مثلث ہو جس نقش میں کسر آجائے۔ علمائے تکسیر اعداد کے نقطۂ نظر سے اس میں نقص واقع ہوگیا۔ اس لیے نقش کی ایسی چال اختیار کرنی چاہیئے جس میں کسر نہ آئے۔ میں نے "عاملِ کامل" حصّہ دوم میں نقوش کے پُر کرنے کے متعدد طریقے لکھ دیے ہیں اور تمام طریقے لکھ دیے ہیں جو ہر مقصد پُورا کرتے ہیں۔ بلا کسر نقش لکھنے کے بھی طریقے ہیں۔

نقشِ وَفق مرتبۂ دوم

اِسی طرح عام قانون نقش کے مطابق اعداد متحابہ مرتبہ دوم وسوم کے نقوشِ مربع یہ ہیں۔

مرتبہ دُوم کا زاید عدد = ۲۰۲۴

وفق = ۲۵۳

تفریق کیے = ۳۰

۲۲۳

۴ پر تقسیم کرنے سے خارج قسمت ۵۵ کسر ۳ رہی۔ خانہ پنجم میں کسر کے لیے دو عدد کا اضافہ کریں۔

نقشِ مطلوبؔ

۶۳	۶۶	۶۹	۵۵
۶۸	۵۶	۶۲	۶۷
۵۷	۷۱	۶۴	۶۱
۶۵	۶۰	۵۸	۷۰

وفق ۲۵۳

مرتبہ دوم کا عدد ناقص = ۲۲۹۶

وفق = ۲۸۷

تفریق کیے = ۳۰

۲۵۷

۴ پر تقسیم کرنے سے خارج قسمت ۶۴ کسر ۱ رہی۔ خانہ ۱۳ میں کسر کے لیے ایک عدد کا اضافہ کریں۔

نقشِ طالبؔ

۷۱	۷۴	۷۸	۶۴
۷۷	۶۵	۷۰	۷۵
۶۶	۸۰	۷۲	۶۹
۷۳	۶۸	۶۷	۷۹

وفق ۲۸۷

نقش وفق مرتبہ سوم

مرتبہ سوم کا عدد زاید = ۱۷۲۹۶

وفق = ۱۰۸۱

تفریق عدد قانون ۲۱

۱۰۶۰

باقی

یہ طریقہ مربع بلا کسر کا ہے۔

نقشِ مطلوبؔ

۸	۱۱	۱۰۶۱	۱
۱۰۶۰	۲	۷	۱۲
۳	۱۰۶۳	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۰۶۲

وفق ۱۰۸۱

مرتبہ سوم کا عدد ناقص = ۱۸۴۱۶

وفق = ۱۱۵۱

عدد قانون = ۲۱

۱۱۳۰

باقی =

یہ طریقہ مربع کسر کا ہے۔

نقشِ طالبؔ

۸	۱۱	۱۱۳۱	۱
۱۱۳۰	۲	۷	۱۲
۳	۱۱۳۳	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۱۳۲

وفق ۱۱۵۱

۱۴۔ نقش کون سا ہونا چاہیے

علمائے مشارقہ کے نزدیک اور علمائے مغاربہ کے نزدیک نقوش کے تعلقات جو کواکب کے ساتھ ہیں۔ ان میں فرق رکھتے ہیں۔ اس فرق کی وجہ سے بر بنائے مذہب علمائے مشارقہ نقشِ مثلث سعادت کے لیے پُر کرتے ہیں اور نقشِ مربع جو عطارد سے منسوب ہے نحوست کے لیے تیار کرتے ہیں۔ لیکن علمائے مغارب نے اس کے برعکس مقرر کیا ہے۔ یعنی نقشِ مثلث کو زحل سے منسوب کیا ہے۔ یعنی نحس امُور کے لیے اختیار کرتے ہیں۔ اور نقشِ مربع کو مشتری سے منسوب کیا ہے۔ یعنی نیک و سعد امُور کے لیے۔ اس طرح تمام نقوش میں یہ تقسیم بالکل اُلٹ ہو گئی ہے اور وُہ یہ ہے:

تقسیم علمائے مشارقہ				تقسیم علمائے مغاربہ
قمر	ــــــ	مثلث	(۳×۳)	ــــــ زحل
عطارد	ــــــ	مربع	(۴×۴)	ــــــ مشتری
زہرہ	ــــــ	مخمس	(۵×۵)	ــــــ مریخ
شمس	ــــــ	مسدس	(۶×۶)	ــــــ شمس
مریخ	ــــــ	مسبع	(۷×۷)	ــــــ زہرہ
مشتری	ــــــ	مثمن	(۸×۸)	ــــــ عطارد
زحل	ــــــ	متسع	(۹×۹)	ــــــ قمر

علمائے مشارقہ مثلث کو قمر سے منسوب کرتے ہیں۔ قمر چونکہ کل کواکب میں سے سریع الاثر ہے۔ اِس سبب سے مثلث کو بھی سریع الاثر جانتے ہیں اور برابر جلالی و جمالی میں اس سے کام لیتے ہیں۔ میں چونکہ علمائے مشارقہ سے ہوں اس لیے میرا طریق کا ر ظاہر ہے۔

۱۵۔ قوانین لوحِ المزوج

عَامِلِ کامِل حصّہ دُوم میں الواحِ مزوجات کے متعلق تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ لوحِ مزوجات کا قانون زوج زوج پر مبنی ہے۔ محبت بین الاثنین یا محبتِ زوجین

یا جذب وکشش کے جملہ عملیات کے لیے ہمیشہ لوح مزوجات تیار کی جاتی ہیں۔ اب مختلف نقوش کی چالیں اس لیے دی جاتی ہیں تاکہ عامل مختلف صورتوں کی الواح کے پُر کرنے میں مہارت نامہ حاصل کر سکے۔ ان میں جو بھی چال چاہیں اختیار کی جا سکتی ہے۔ لوحِ مزوجات کے یہ وہ طریقے ہیں جو علمائے الہیین کے سینہ کے راز تھے اور جن کا افشا ان کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ کیونکہ ہر شخص اتنا ظرف نہیں رکھتا کہ قوتوں کو سنبھال سکے اور ان کے جائز استعمال پر قادر رہ سکے۔ یہی وجہ ہے کہ جملہ کتبِ عملیات میں نقوش کو پُر کرنے کا ایک ہی عام قاعدہ دیا گیا ہے۔ باقی تمام قواعد کو مخفی رکھا گیا ہے۔ چونکہ یہاں مخصوص موضوع زیرِ بحث ہے۔ اس لیے ان قواعد کا اظہار بھی ضروری ہے جو اس کے لیے لازم ہیں۔ ان تمام قواعد کو مثالوں سے سمجھایا جاتا ہے۔ غور کرنے پر ان چالوں کی اہمیت کا علم ہوگا۔

۱۶۔ پہلا اصُول

اس سلسلے میں دو اصُول دیتا ہوں۔ پہلے اصُول پر دو طریقے دیے جاتے ہیں۔

پہلا اصُول

لوحِ اوّل

اسم طالب علی عدد ۱۱۰

اسم مطلوب محمد عدد ۹۲

عدد متحابین سے عدد زاید ۲۲۰

میزان ۴۲۲

عدد طرح ۲۵۰

باقی : ۱۷۲

لوح برائے محبوب

۶۷	۹۲	۲۲۰	۴۳
۲۱۸	۴۵	۶۵	۹۴
۴۷	۲۲۴	۸۸	۶۳
۹۰	۶۱	۴۹	۲۲۲

میزان ۴۲۲

۱۷۲ کا چوتھائی حصہ ۴۳ ہوتا ہے۔ ۴۳ کو خانۂ اوّل آتشی مربع میں رکھ کر دُو دُو کے اضافہ سے چار خانہ کا ایک دَور پُر کیا۔ دورِ دوم ۵ تا ۸ کو ۶۱ سے دُو دُو کے اضافہ سے پُر کیا۔ دورِ سوم خانہ ۹ تا ۱۲ کو ۸۸ سے شروع کر کے دو دو کے اضافہ سے پُر کیا۔ نقش پُر ہو گیا۔ جس طرف سے اس مربع کی میزان لیں گے پُوری آئے گی۔ اور اصل عدد ۴۲۲ کے مطابق ہو گی۔

نکتہ : اس نقش میں اعدادِ مطلوب اور اعدادِ متحابہ زاید قائم ہیں اور سرِ لوح دیوان میں ہے۔

لوحِ دُوم

اسمِ طالب علی عدد : ۱۱۰

اسمِ مطلوب محمد عدد : ۹۲

عددِ متحابین سے ناقص عدد : ۲۸۴

میزان : ۴۸۶

طرح : ۲۹۴

باقی : ۱۹۲

لوح برائے مُحب

۵۴	۱۱۰	۲۸۴	۳۸
۲۸۲	۴۰	۵۲	۱۱۲
۴۲	۲۸۸	۱۰۶	۵۰
۱۰۸	۴۸	۴۴	۲۸۶

میزان ۴۸۲

۱۹۲ کا چوتھائی حصہ ۴۸ ہُوا۔ اس کا مربع بالکسر تیار کیا اور ۴۸ کو خانۂ پندرہ میں جو آبی ہے اور عشق کی فزونی کے لیے اور جذبِ معشوق کے لیے مقرر ہے لکھا اور دُو دُو کے اضافہ سے چار خانے کا ایک دَور پُر کیا۔ پھر دورِ دُوم یعنی خانۂ دہم میں ۱۰۶ لکھے اور دُو دُو کے اضافہ سے یہ چار خانے بھی پُر کیے۔ پھر خانۂ ہشتم سے ابتداء دورِ سوم کی اور وہاں ۲۸۲ لکھ کر دو دو کے اضافہ سے نقش کو پُر کیا۔ پھر دورِ چہارم کے خانۂ اوّل کو ۳۸ سے شروع کر کے اضافہ سے لکھا تو نقش پُر ہو گیا۔ عرضاً اور طولاً قطراً شمار کریں گے تو اصل عددِ نقش کے ۴۸۶ حاصل ہوں گے۔

نکتہ : اس نقش میں بھی سرِ لوح اعدادِ طالب اور اعدادِ متحابہ ناقص قائم ہیں۔

راز کی بات : آپ شاید معلوم نہ کر سکیں۔ میں خود ہی بتا دُوں کہ لوحِ اوّل برائے محبوب کا جو نقش میں نے پُر کیا ہے۔ وہ اصُولِ مزوج کی رُو سے گرا ہُوا ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ نقش کے نصف خانوں میں اکائی کا مفرد ہے۔ حالانکہ فرد تو کسی حال میں بھی نہیں آنا چاہیئے۔ لہٰذا اس نقص کو دُور

لوح برائے محبوب

۶۶	۹۲	۲۲۰	۴۴
۲۱۸	۴۶	۶۴	۹۴
۴۸	۲۲۴	۸۸	۶۲
۹۰	۶۰	۵۰	۲۲۲

میزان ۴۲۲

کرنے کے لیے ہم اعدادِ طرح میں کمی بیشی کریں گے۔ لہٰذا بجائے ۲۵۰ کے ۲۴۶ طرح کیا تو ۱۷۶ باقی رہا۔ اس کا چوتھا حصہ ۴۴ ہے۔ اب نقش پُر کیا تو ساری اکائیاں بھی زوج ہو گئیں۔ نقش درست ہوگیا۔ اس سلسلہ میں یہ بھی یاد رکھیں کہ اعدادِ طرح کوئی مقررہ اعداد نہیں ہیں۔ یہ تو عامل خود مقرر کرسکتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ طالب کے نقش کی میزان میں سے اتنے عدد طرح کریں کہ اُن سے جو باقی آئے تو عدد طالب کے اعداد کے قریباً نصف سے کم ہو جائیں۔ اسی طرح مطلوب کے نقش کی میزان میں سے اتنے عدد طرح کرلیں کہ ان سے جو باقی آئے اُسے چار پر تقسیم کرنے سے عددِ مطلوب کے اعداد کے قریباً نصف سے کم ہو جائیں۔

دُوسرا طریقہ

لوحِ اوّل

لوح برائے محبوب

اسم طالب علی عدد ۱۱۰
اسم مطلوب محمد عدد ۹۲
عدد متحابین زاید ۲۲۰
عدد متحابین ناقص ۲۸۴
میزان ۷۰۶
عدد طرح ۲۶۲
باقی ۴۴۴

۱۱۰	۲۲۰	۲۸۴	۹۲
۲۸۶	۹۰	۱۱۲	۲۱۸
۸۸	۲۸۰	۲۲۴	۱۱۴
۲۲۲	۱۱۶	۸۶	۲۸۲

میزان ۷۰۶

۴۴۴ کا ربع ۸۶ ہے۔ اس کو خانۂ پندرہ میں لکھا اور دُو دُو کے اضافہ سے دورِ اوّل کے چار خانے پُر کیے۔ پھر دورِ دوم کی ابتدا خانہ دہم سے کی اور ۲۸۰ عدد وہاں لکھے اور با اضافہ دو دو کے یہ دور پُر کیا۔ پھر دورِ سوم خانہ ہشتم سے ۲۱۸ عدد لکھ کر دُو دُو کے اضافہ سے پُر کیا۔ پھر دورِ چہارم خانۂ اوّل میں ۱۱۰ عدد لکھ کر دُو دُو کے اضافہ سے پُر کیا۔ مربع پُر ہوگیا۔ اب جس طرف سے بھی میزان لیں گے وُہ پُوری ہو جائے گی اور اصل عدد ۷۰۶ حاصل ہوں گے۔

نکتہ: اس لوح کے خانۂ اوّل میں عدد طالب خانۂ دُوم میں عدد متحابہ زاید خانۂ سوم

میں عددِ متحابہ ناقص اور خانۂ چہارم عددِ مطلوب قائم ہیں اور سرِ لوح ہیں۔ گویا طالب و مطلوب کے درمیان عددین واقع ہیں۔ یہ نوٹ کریں کہ اس طرح مطلوب میں طالب کی طرف عددِ متحابہ زاید ہیں۔ اور مطلوب کی طرف عددِ متحابہ ناقص ہیں۔ اب جو لوحِ دوم محبّ کی تیار ہوگی اس میں عددِ متحابہ ناقص مطلوب کی طرف اور متحابہ زاید طالب کی طرف ہوں گے۔ نیز لوحِ اوّل میں پہلے عدد محبوب کے آئے ہیں۔ لوحِ دُوم میں پہلے خانہ میں عدد محبّ کے آئیں گے۔

لوحِ دُوم

لوح برائے محبّ

اسم طالب علی عدد ۱۱۰
اسم مطلوب محمد عدد ۹۲
عدد متحابہ زاید ۲۲۰
عدد متحابہ ناقص ۲۸۴
میزان ۷۰۶
عددِ طرح ۲۹۰
باقی ۴۱۶

۹۲	۲۸۴	۲۲۰	۱۱۰
۲۲۲	۱۰۸	۹۴	۲۸۲
۱۰۶	۲۱۶	۲۸۸	۹۴
۲۸۶	۹۸	۱۰۴	۲۱۸

میزان ۷۰۶

۴۱۶ کا مربع ۱۰۴ ہے۔ اس کو بدستور سابق خانہ ۱۵ میں رکھ کر دو دو کے اضافہ سے نقش کے چار خانے پُر کیے۔ دورِ دوم کے لیے ۲۱۶ عدد خانہ دہم میں لکھ کر دو دو کے اضافہ سے چار خانے پُر کیے۔ دورِ سوم کے لیے ۲۸۲ عدد خانہ دوازدہم میں لکھ کر دو دو کے اضافہ سے چار خانے پُر کیے۔ پھر دورِ چہارم کے لیے ۹۲ عدد خانۂ اوّل میں رکھ کر دو دو کے اضافہ سے چار خانے پر کیے۔ نقش مکمل ہوگیا جس کی ہر طرف سے میزان کامل آئی۔

نکتہ: اس لوح کے خانۂ اوّل میں مطلوب دوم میں عددِ متحابہ ناقص سوم میں عدد متحابہ زاید۔ چہارم میں عددِ طالب ہیں۔

طریقِ استعمال: ایک لوح طالب کو دی جاتی ہے۔ ایک لوح مطلوب کو دی جاتی ہے کہ وُہ پاس رکھیں اور دونوں لوحیں ایک دوسرے کے اُوپر مُنہ در مُنہ رکھ کر بطریقِ عنصر کام میں لائی جاتی ہے۔ یعنی آگ کے نیچے دبانا، بھاری پتھر تلے دبانا،

گویا چار نقوش تیار رہوں گے۔ وُہ نقوش جو ایک دُوسرے سے پیوستہ کیے جائیں گے۔ اُن کی لکیریں اور خانے بالکل یکساں ہونے چاہئیں۔ تاکہ نقش اُوپر تلے رکھنے میں ایک جان ہو جائیں۔

۷۔ دُوسرا اصُول

بعض علماء کا یہ قاعدہ ہے کہ اگر کسی لوحِ مزوج کو موافق لکھنا ہو تو اس کے عددِ معیّن کا اندازہ کرتے ہیں کہ وُہ فرد الفرد ہے یا زوج الزوج ہے یا فرد الزّوج ہے یا زوج الفرد ہے اور پھر عدد طرح وُہ لیتے ہیں جو نقش کے اندر اصُولی طور پر قائم ہوتے ہیں۔ مثلاً ۳۰ یا ۷۰ یا ۱۲۰ وغیرہ۔ سابقہ اصُول میں تو یہ تھا کہ اعدادِ معیّن جو بھی ہوں۔ ان کو نہیں دیکھا جاتا بلکہ عدد ایسا تلاش کیا جاتا ہے جس سے نقش کے اندر تمام اعداد زوج ہو جائیں۔

عددِ معین کا اندازہ لگانے کا یہ اصول ہے۔

(۱) فرد الفرد اس عدد کو کہتے ہیں کہ ایک فرد دو فردوں کے درمیان ہو مثلاً ۱۱۱ یا ۵۳۱ یا ۱۹۵ وغیرہ۔

(۲) زوج الزّوج اس عدد کو کہتے ہیں کہ ایک زوج دو زوجوں کے درمیان ہو مثلاً ۲۲۲ یا ۲۴۲ یا ۸۴۸۰ وغیرہ

(۳) زوج الفرد اس عدد کو کہتے ہیں کہ ایک زوج دو فردوں کے درمیان ہو مثلاً: ۱۲۱ یا ۳۴۵ یا ۱۸۳ وغیرہ

(۴) فرد الزوج اس عدد کو کہتے ہیں۔ کہ ایک فرد دو زوج کے درمیان ہو۔ مثلاً ۴۱۲ یا ۲۵۶ یا ۴۲۸ وغیرہ

پس جو لوح ان چار قسموں میں سے لکھنا منظور ہو۔ اس کے طریقے ذیل میں دیے جاتے ہیں اور یہ وہ نکتے ہیں جو علمائے ہندسہ کو بہت عزیز ہیں اور سینہ کے راز ہیں۔ وُہ کہتے ہیں کہ اعداد کا ہر صورت میں لحاظ کرنا چاہیئے اور جس قسم کے عدد ہوں، اسی قسم کا عمل کرنا چاہیئے۔

۱۸۔ تمثیلی الواح

قاعدہ لوحِ اوّل فرد الفرد

مثلاً اسم طالب مُراد	۲۴۵
اسم مطلوب نذر	۹۵۰
میزان (عددِ معین)	۱۱۹۵
عدد طرح مخمس	۱۲۰
باقی	۱۰۷۵

۲۲۷	۲۳۹	۲۵۱	۲۶۳	۲۱۵
۲۵۳	۲۵۵	۲۱۷	۲۲۹	۲۴۱
۲۱۹	۲۳۱	۲۴۳	۲۴۵	۲۵۷
۲۳۵	۲۴۷	۲۵۹	۲۲۱	۲۳۳
۲۶۱	۲۲۳	۲۲۵	۲۳۷	۲۴۹

فرد الفرد کے لیے لوحِ مخمس لکھی جاتی ہے۔ کیونکہ یہ بھی فرد ہے۔ ۱۰۷۵ کا پانچواں حصّہ بلا کسرہ ۲۱۵ ہوتا ہے۔ اس عدد کو خانہ اوّل میں رکھ کر دو دو کے اضافہ سے تمام نقش کو معتدل الدور پُر کیا۔ (دیکھو مخمس معتدل الدور نقش نمبر ۱۲ عامل کامل حصّہ دوم) اس میں ہر طرف سے میزان اصل عدد جمع العددین ۱۱۹۵ کے مطابق آگئی۔

نکتہ : اس لوح میں عدد طالب قائم ہیں جو نقش کے خانہ ۱۲ میں ہیں۔ مخمس معتدل الدور کی چال میں پہلا و آخری خانہ اکھٹے ہوتے ہیں۔ اگر ذرا فراست سے کام لیا جائے تو طالب و مطلوب کے اسماء کو ان خانوں میں لانا مشکل نہیں ہوتا۔ صرف طالب کے نام کے اعداد پہلے تین دور میں آئیں گے اور مطلوب کے نام کے اعداد آخری دو دور میں آئیں گے۔ ترقی و تنزل کا طریقہ اختیار کرنے سے نقش پُر ہو جائے گا۔

قاعدہ لوحِ دوم زوج الزّوج :

زوج الزّوج کے لیے ہمیشہ مربّع نقش کام دیتا ہے۔ اس لیے اس کے خانے میں ہر طرف سے زوج ہیں اور کل تعداد بھی زوج ہے۔ اس نقش کی ہر چال میں چار عدد کا اضافہ ہے۔ نقش کے عددِ معین سب زوج ہیں۔

اسمِ طالب بُرہان ۲۵۸
اسمِ مطلوب شاہین ۳۶۶
میزانِ عدد معین ۶۲۴
عددِ طرح ۱۲۰
باقی ۵۰۴

۱۵۴	۱۶۶	۱۷۸	۱۲۶
۱۷۴	۱۳۰	۱۵۰	۱۷۰
۱۳۴	۱۸۶	۱۵۸	۱۴۶
۱۶۲	۱۴۲	۱۳۸	۱۸۲

میزان ۶۲۴

۵۰۴ کو چار پر تقسیم کیا تو ۱۲۶ حاصل ہُوئے۔ اس کو خانۂ اوّل میں رکھ کر بلا کسر مربّع تشی چال سے باضافہ چار چار پُر کیا۔ اب نقش کی میزان جس طرف سے لیں گے وُہ پُوری آئے گی۔ ور جمع العددین ۶۲۴ حاصل ہوں گے۔

قاعدہ لوحِ سوم زوج الفرد

اسمِ طالب رئیس ۲۸۰
اسمِ مطلوب مکرم ۳۰۰
میزانِ عدد معین ۵۸۰
عددِ طرح ۶۰
باقی ۵۲۰

۱۴۴	۱۵۰	۱۵۶	۱۳۰
۱۵۴	۱۳۲	۱۴۲	۱۵۲
۱۳۴	۱۶۰	۱۴۶	۱۴۰
۱۴۸	۱۳۸	۱۳۶	۱۵۸

میزان ۵۸۰

۵۲۰ کو ۴ پر تقسیم کیا تو ۱۳۰ حاصل ہُوا۔ بس ۱۳۰ کو خانۂ اوّل میں رکھ کر دُو دُو کے ضافہ سے نقش کو تمام کیا۔ اب جس طرف سے بھی مربّع کی میزان لگائیں گے۔ اصل عدد ۵۸ ہی آئیں گے۔

قاعدہ لوحِ چہارم فردُ الزّوج

اسمِ طالب بدر ۲۰۶
اسمِ مطلوب فرح ۲۸۸
میزان ۴۹۴
عدد طرح ۳۰
۴۶۴

۱۳۱	۱۲۱	۱۲۶	۱۱۶
۱۲۴	۱۱۸	۱۲۹	۱۲۳
۱۲۰	۱۳۰	۱۱۷	۱۲۷
۱۱۹	۱۲۵	۱۲۲	۱۲۸

میزان ۴۹۴

۴ پر تقسیم کیا تو ۱۱۶ عدد ربع حاصل ہُوئے۔ اس کو خانۂ اوّل میں رکھ کر دُو دُو کے اضافہ کے ایک دور کو پُورا کیا۔ اس کے چار دور میں فرد اضافہ ہوگا اور میزان ہر طرف سے پُوری آئے گی۔ چونکہ اس قاعدے کا سمجھنا اس لوح سے دُشوار ہے۔ اس لیے دُو لوحیں مزید بقاعدہ فرد الزّوج کے لکھی جاتی ہیں تاکہ عَامل پر عمل آسان ہو اور وہ خود بھی طریقے وضع کر سکے۔

قاعدہ اوّل بطریق فرد الزّوج

مربّع طبعی ایک سے شروع ہو کر ۱۶ تک ختم ہو جاتا ہے۔ اس کی کل تعداد ۳۴ ہوتی ہے جو مطابق اعدادِ اسماءِ الٰہی وَدُوْدُ - وَھَابُ کے ہے۔ ۳۴ عدد سے قانونِ مربّع کے ۳۰ عدد تفریق کریں تو باقی ۴ بچے۔ ۴ کو ۴ پر تقسیم کیا گیا تو خارج قسمت ایک بچا جو عدد خانۂ اوّل کا ہے۔ لہٰذا ایک عدد خانۂ اوّل یعنی ابتدائے دورِ اوّل میں لکھا اور چار چار کے اضافہ سے دورِ اوّل کے چار چار خانے پُر کیے۔ پھر ابتدائے دورِ دوم یعنی خانہ پندرہ میں دُو عدد لکھے اور چار چار کے اضافہ سے اِس دور کو ختم کیا۔ پھر ابتدائے دورِ سوم دس خانہ سے کیا اور ۳ عدد لکھ کر چار چار کے اضافہ سے چار خانے پُر کیے۔

۱۴	۱۱	۸	۱
۴	۵	۱۰	۱۵
۹	۱۶	۳	۶
۷	۲	۱۳	۱۲

میزان ۳۴

پھر ابتدائے دورِ چہارم خانہ ہشتم سے کریں اور ۴ عدد لکھ کر چار چار کے اضافہ سے چار خانے پُر کریں۔ اب اس مربّع کو جس طرف سے بھی شمار کریں گے۔ عدد ۳۴ ہی حاصل ہوں گے۔

قاعدہ دُوم بطریق فرد الزّوج

یہ بھی ۳۴ کا نقش ہے اور مجموعی اعداد ۳۴ سے ۳۰ طرح کیے اور چار پر تقسیم کیا تو ایک حاصل ہُوا۔ اس کو خانۂ اوّل میں رکھا اور دُو دو کے اضافہ سے ایک دور پُر کیا۔ پھر ابتدائے دورِ دوم میں تین عدد بڑھا دیے۔ یعنی خانہ پندرہ میں دس عدد لکھے اور دُو دُو

کے اضافہ سے دو ردوم بھی پُر کیا۔ پھر ابتدائے دورسوم میں دُو عدد لکھے اور دو دو کے اضافہ سے دورسوم پُر کیا۔ پھر دورِچہارم میں ایک بڑھا کر ۹ لکھے اور دو دو کے اضافہ سے یہ دور پُر کیا۔ پس جس طرف سے اس مربع کو شمار کرینگے وہی اصل عدد میزان کے ۳۴ ہونگے۔

۱۶	۶	۱۱	۱
۹	۳	۱۴	۸
۵	۱۵	۲	۱۲
۴	۱۰	۷	۱۳

میزان ۳۴

تمثیلی لَوح دیگر فرد الزّوج

اسم طالب مُوسیٰ = ۱۱۶
اسم مطلوب سلمیٰ = ۱۴۰
میزان = ۲۵۶
عدد طرح = ۳۰
۲۲۶

۶۹	۶۰	۷۲	۵۵
۷۰	۵۷	۶۷	۶۲
۵۹	۷۶	۵۶	۶۵
۵۸	۶۳	۶۱	۷۴

میزان ۲۵۶

۲۲۶ کا مربع ۵۶ دکسر ۲ آئی۔ اس نقش کو بھی مندرجہ بالا طریقوں چال فرد الزّوج سے پُر کیا۔ ۲ عدد کا اضافہ خانہ پنجم میں ہی کر دیا۔ شروع خانۂ اوّل میں ۵۵ لکھا اور دو دو کے اضافہ سے یہ نقش پُر کیا۔ اس کی تعداد بھی ہر طرف سے پُوری آئے گی۔ مندرجہ بالا قواعد کو مدِ نظر رکھ کر اس لَوح کو سمجھنا دُشوار نہ ہوگا۔ مختلف قواعد اس لیے لکھے گئے ہیں تاکہ عامل بوقت ضرورت چال کو خود وضع کر سکے۔

فصلِ پنجم

اعمال و الواحِ اعدادِ متحابہ

حُبّ، جذبِ قلب اور تسخیرِ محبوب کے عملیات

اعدادِ متحابہ کی اہمیت اور اثرات کے بارے میں کافی توضیح دے چکا ہوں۔ اب صرف اُن سے اثراتی کام لینا باقی ہے۔ اس لیے مابین الشخصین جذب و کشش کی قوتیں پیدا کرنے کیلئے چند مجرب طریقے دیتا ہوں۔ ان کو مدِنظر رکھ کر اور وضعی طریقوں سے بھی کام لینا مشکل نہ ہوگا۔ صاحب نظر اور عاقل کے لیے ان مثالوں میں سارا خزانہ جمع کر کے رکھ دیا ہے۔

۱۹۔ عددِ ساعت

دِن رات کی ۲۴ ساعتیں ہوتی ہیں۔ علمائے اعداد کا کہنا ہے کہ مربع نقش میں ۲۴ سے شروع ہو کر ۳۹ تک اعداد ختم ہو جاتے ہیں۔ ان میں اعدادِ متحابہ پوشیدہ ہیں۔ لوحِ اعداد متحابہ کی اس طرح بھی لکھ سکتے ہیں۔ کیونکہ مجموعہ سولہ مرتبوں کا بر توالی طبع ۲۴ سے ۳۹ تک آٹھ مرتبوں کا مجموعہ ۲۲۰ ہے اور آٹھ مرتبہ آخر ۳۲ سے ۳۹ تک کا مجموعہ ۲۸۴ ہوتے ہیں نقش ان کا یہ ہوگا۔

شروع کے آٹھ خانے	آخر کے آٹھ خانے
۲۴	۳۲
۲۵	۳۳
۲۶	۳۴
۲۷	۳۵
۲۸	۳۶
۲۹	۳۷
۳۰	۳۸
۳۱	۳۹
میزان ۲۲۰ رک	میزان ۲۸۴

رک	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴
	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸
رفد	۳۵	۳۴	۳۳	۳۲
	۳۹	۳۸	۳۷	۳۶

۱۲۰

اِس نقش میں سطرِ اوّل و دُوم کا مجموعہ رک ہے اور سطرِ سوم و چہارم کا رفد ہے۔ بعض علمائے جفر کا قاعدہ ہے کہ وُہ اس لوح کو مؤثر مانتے ہُوئے یہ کرتے ہیں کہ طالب و مطلوُب کے اعداد میں لوحِ مذکور کے سطرِ اوّل کے عرضاً اعداد کو جو ۱۲۰ ہیں شامل کرتے ہیں اور موافق طریقہ سے عمل تیار کرتے ہیں۔ محبّت اور دوستی پیدا کرنے کے لیے وُہ ان اعداد کو مؤثر مانتے ہیں نقش کے تمام اعداد ہر ضلع سے زوج ہیں اور مجموعہ ان کا بُدوح کا جزو ہے۔ مجھے اِس طریق کار کو آزمانے کا موقع نہیں ملا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ از رُوئے نقش یہ میزان طولاً عرضاً قطراً سے گرا ہُوا ہے اور میزان یکساں نہیں آتی۔ البتہ اگر ۱۲۰ کے عدد کو ویسے ہی لیں تو بطورِ مقصود یہ الطف یا احسان یا معجز کے اعداد بھی ہیں۔ اسمائے الٰہی تمّم مکین کے اعداد ہیں. لازمی یہ اعداد حُبّ و جذبِ قلب میں دخل رکھتے ہیں اور قلبِ معشوق میں مکین ہو جاتے ہیں. تاہم اگر اسے حسبِ قانوُن نقش مربّع میں پُر کر کے لکھیں گے تو میزان اس کی ۱۲۶ آئے گی جس کا خانۂ اوّل ۲۴ سے ہی شروع ہوگا اور ۳۹ پر ختم ہو گا۔ میزان اس کی ہر طرف سے پوری آئے گی اور ساعتوں کی ترتیب بھی قائم رہے گی۔ یہ میرا وضعی طریقہ ہے اس کو اثراتی نقطہ سے میں بہت مؤثر مانتا ہوں۔ اس لوح کے عدد کو وجیہہ کہتے ہیں جو ۲۴ ہیں اور عددِ آخر کو حال کہتے ہیں۔ جو ۳۹ ہیں۔

نقشِ ساعات

۲۴	۳۷	۳۴	۳۱
۳۵	۳۰	۲۵	۳۶
۲۹	۳۲	۳۹	۲۶
۳۱	۲۷	۲۸	۳۳

خواص: اس نقشِ ساعات کے خواص یہ ہیں:

(۱) شرفِ آفتاب میں ایک مربّع طلائی یا نقرئی بنوائیں اور اعدادِ متحابہ کے مربّع کو اس میں کندہ کریں۔ اگر اس خاتم کو پانی یا گلاب یا شربت میں رکھیں اور وُہ پانی ان لوگوں کو پلائیں کہ جن کے اندر آپس میں خصومت ہو تو محبت باہمی ان میں پیدا ہوگی۔

(۲) اگر عددِ وجیہہ و عددِ حال کو جمع کر کے خرقہ زرقا پر لکھیں اور فتیلہ جلائیں جہاں اس کی راکھ پھینک دیں وہاں پر فتنہ و شر پیدا ہوگا۔

(۳) اگر اس عدد کو آخر ماہ یعنی ۲۹ کو کہ اس اصطلاح کے اہلِ فن اسے روزِ فارغہ کہتے ہیں۔ گِل خام پر لکھیں اور اس پانی میں ڈبوئیں جس میں لوہار لوہے کو گرم کر کے ڈبوتا ہے یا اس پانی میں جو کہ حمام سے باہر نکلتا ہے یا اس پانی میں کہ جس میں رنگریز کپڑے کو رنگ کر اپنے ہاتھ

دھوتا ہے۔ پس اگر وُہ پانی کسی جماعت کے درمیان چھڑک دیا جائے تو وُہ جماعت منتشر ہو جائے گی۔

(۴) اگر خانۂ دوم کے عدد ۲۵ سے لے کر خانۂ ساعات تک کہ عدد ۳۰ ہیں جمع کریں تو کل تعداد ۱۶۵ ہوگی۔ اس عدد کا نقش زرد کپڑے پر لکھ کر فتیلہ جلایا جائے اور اس کی راکھ جس جگہ گرائے وہاں فتنۂ شر و فساد پیدا ہوگا۔

(۵) اگر انہی اعداد کو مہینے کے آخری دن یوم فارغہ میں ۲۹ تاریخ چاند کو کچی اینٹ یا مٹی پر لکھ کر حمام کے پانی یا مُردے کے غسل کے پانی سے دھو کر کسی جمعیت کے درمیان گرائے تو وُہ مجمع منتشر ہو جائے اور ان میں خواہ مخواہ تفریق پیدا ہو جاتے۔

اعداء پر غلبہ و نصُرت حاصل کرنا

ایک لوح مربع فولاد کی بنائیں اور پُرکار سے اِس لوح پر دائرہ لگائیں۔ اس دائرہ کے اندر نقش دَہ در دَہ وضع کریں۔ تمام خطوط مدات کے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے ہونے چاہییں۔ اور اس نقش کے خانوں میں دس اسمِ الٰہی مصدّرہ بحرفِ قاف لکھیں۔ مثل قائمُ، قدیرُ، قاہرُ، قریبُ، قدیمُ، قادرُ، قدوسُ، قہارُ، قویُ، قیومُ بطریق ذوالکتابۃ لکھیں اور ملائکہ اربعہ کو چاروں طرف نقش کے لکھیں اور دائرہ کے باہر آیتہ قل اللھم مالک الملک تا قدیر اور آیتہ قل الحمد للّٰہ سیریکم فی ایتہ فتعرفونہا وما ربک بغافل عما تعملون اور آیتہ وَھُوَ الْقَاھِرُ فَوْقَ عِبَادِہٖ ط وَھُوَ الْحَکِیْمُ الْخَبِیْرُ ۝ (آیت ۱۸۔ سورۃ انعام) و آیتہ ان ینصرکم اللّٰہ کو آخر تک لکھیں اور چالیس حرف میم دائرہ کے اندر دائرہ کے اندر اس طرح نقش کریں کہ کشش ہر مد بسم اللّٰہ پر دس میم نقش ہوں اور اعدادِ متحابہ کو لوح کی پشت پر عین وسط میں نقش کریں تو تاثیر اس لوح کی یہ ہے کہ دشمن کو راہِ راست پر لے آتی ہے۔ اُن پر غلبہ اور رُعب طاری ہو جاتا ہے۔ دشمنوں کے دِلوں پر خوف چھایا رہتا ہے اور وہ اس کے متعلق سامنا کرنے، کچھ کرانے اور کرانے سے گُریز کرتے ہیں۔ کہ نہ معلوم کیا کر دے۔

اگر اس طرح نقش کو کاغذ پر کالی سیاہی سے لکھ کر انگشتری لوہے کی بنوا کر اس کے نگینہ کے نیچے رکھیں اور سطحِ نگینہ پر اعدادِ متحابہ لکھیں تو بھی یہی تاثیر پیدا ہوگی۔ دِل چاہیے

تو انگشتری بنالیں یا لوح بنالیں۔ وقتِ ضرورت اسے اپنے پاس رکھیں۔ جہات اور خطرہ کے وقت محفوظ رکھے گی۔ مناسب اوقات میں مناسب لوازمات سے تیار کریں۔

نوٹ : وَهُوَ الْقَاهِرُ سورۃ انعام میں دو مقام پر ہے۔ ایک آیۃ ۱۸ میں اور دُوسری آیت ۶۱ میں مگر آیت ۱۸ مقصُود ہے۔

۲۱۔ مُربّع نصفی اور عملِ حُبّ

میں نے عاملِ کامل حصّہ دوم کی فصلِ سوم میں قاعدہ ششم کے ماتحت لکھا ہے کہ نصف مربّع طالب کے لیے اور نصف مطلوب کے لیے پُر کریں جس کا طریقہ یہ ہے کہ طالب کے اعداد میں رک کے اعداد اور مطلوب کے اعداد میں رقد کے اعداد جمع کریں اور ان کو مربّع نصفی میں پُر کریں۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ اعدادِ طالب و مطلوب کو علیٰحدہ علیٰحدہ نصف کریں اور اعدادِ طالب سے تین عدد کم کریں۔ اور اعداد مطلوب سے چار عدد کم کریں۔ اب طالب کے بقیہ اعداد کو مربع کے پہلے آٹھ خانوں میں پُر کریں۔ پھر مطلوب کے بقیہ اعداد کو دُوسرے دَور کے آٹھ خانوں میں پُر کریں۔ اور تین نقش تیار کریں۔ تینوں کو اسطرح کام میں لائیں۔ ایک طالب کو دیں۔ دُوسرا مطلوب کی گزرگاہ میں دفن کریں اور ایک کو بطریق عنصر کام میں لائیں۔ عنصری استعمال کے لیے نقوش زیادہ لکھنے چاہئیں۔ اکثر اوقات ایک دفعہ کرنے سے کام نہیں ہوتا بلکہ متواتر کئی روز کام کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے لازم ہے کہ پہلے دن ہی نقش کی تعداد مفرد کے مطابق عنصری استعمال میں لانے والے نقش تیار کیے جائیں اور وُہ طالب کو دیں کہ وُہ روزانہ ایک کام میں لائے تاکہ دورانِ عمل وہ کامیاب ہو۔

مثلاً طالب محمود عدد ۹۸ + ۲۲۰ = ۳۱۸ نصف ۱۵۹ - ۳ = ۱۵۶ –

مطلوب محمد عدد ۹۲ + ۲۸۴ = ۳۷۶ نصف ۱۸۸ - ۴ = ۱۸۴

نقش یہ ہوگا۔ تعداد نقش کی طالب و مطلوب رک و رقد کی کل تعداد کے مطابق ۶۹۴ ہوگی

۱۸۸	۱۸۷	۱۶۲	۱۵۷
۱۵۸	۱۶۱	۱۸۴	۱۹۱
۱۸۵	۱۹۰	۱۵۹	۱۶۰
۱۶۳	۱۵۶	۱۸۹	۱۸۶

چال نقش یہ ہے

۱۳	۱۲	۷	۲
۳	۶	۹	۱۶
۱۰	۱۵	۴	۵
۸	۱	۱۴	۱۱

اس نقش کے عنصر میں کام لانے والے تعویذ ۶۹۴ کے مفرد ۱۹ تیار ہوں گے۔ گویا ۱۹ دن کا عمل ہے۔

۲۲۔ عملِ زُحل

ہفتہ کے دن ساعت اوّل زحل میں تین نقش لکھے۔ ہر خانہ تب لکھے جب دِل میں رک رقد پڑھ لے۔ طریقہ اس عمل کا مثال سے واضح ہوگا۔

(۱) اعدادِ طالب معہ مادر ۷۷۸۔ اعداد رک ۲۲۰۔ اعدادِ مقناطیس ۲۷۰۔ جملہ ۱۲۶۸۔ بتقسیم ۲ حصہ ۶۳۴ طرح ۳ باقی ۶۳۱

(۲) اعدادِ مطلوب معہ مادر ۸۲۸۔ اعداد رقد ۲۸۴۔ اعدادِ حدید ۲۶، اعداد اسم اللہ ودود۔ ۲۰۔ کل ۱۱۶۸۔ بتقسیم ۲ حصہ ۵۸۴۔ طرح ۴ باقی۔ ۵۸۰

اب نقش کے پہلے آٹھ خانے طالب سے بھریں اور دوسرے آٹھ خانے مطلوب کے اعداد سے پُر کریں۔ نقش یہ ہوگا۔

۶۳۸	۵۸۲	۵۸۵	۶۳۱
۵۸۴	۶۳۲	۶۳۷	۵۸۳
۶۳۳	۵۸۷	۵۸۰	۶۳۶
۵۸۱	۶۳۵	۶۳۴	۵۸۶

وفق ۲۴۳۶

طالب کے اعداد اور مطلوب کے اعداد تو یہ نقش کی تعداد ہو جاتے گی۔

۱۲۶۸ + ۱۱۶۸ = ۲۴۳۶

اس سے معلوم ہُوا کہ نقش دُرست پُر ہوگیا ہے۔ ایسے تین نقش زعفران بخور زحل کا روشن کر کے لکھ لیں۔ ہر ایک پر ۲۱ مرتبہ عزیمت پڑھ کر دم کر کے لپیٹ کر تعویذ بنالیں۔ ایک کے طالب کے بازو پر باندھے۔ دُوسرے کو پتھر کے نیچے اپنے گھر میں دبائے۔ تیسرے کو آم کے درخت پر لٹکائے۔ انشاءاللہ مطلوب کا دِل طالب کی طرف رجوع ہوگا۔ محبّت کی تڑپ پیدا ہوگی اور وُہ ملنے کے لیے بے قرار ہوگا۔ عزیمت یہ ہے :۔

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ عَانِيَةٍ يَا شَمْعَانِيَةٍ يَا نُوْرَانِيَةٍ حَرِّكُوا اَرْوَاحَ السَّاكِنَةِ الْمَسْكَنَتِ فِيْ رِقْدِ الْمَطْلُوْبِ (نام مطلوب معہ والدہ) بِحَقِّ رِكِ الطَّالِبِ (نام معہ والدہ) حَتّٰى اَلْصَرِّ الطَّالِبُ مَطْلُوْبًا وَالْمَطْلُوْبُ طَالِبًا وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاِيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔

۲۳ - لوحِ محبّت

۲۲۰ عدد طالب کا ایک مربع نقش سنگِ مقناطیس پر یا مطلوبہ کے پیراہن پر لکھ کر مطلوبہ کو دیں اور عدد ۲۸۴ عددِ مطلوب کو لوحِ آہن پر یا طالب کے پیراہن پر لکھ کر طالب کو دیں کہ وہ پاس رکھے تو دونوں میں محبّتِ عظیم پیدا ہوگی۔ ساعاتِ سعید اور تمام ملزوماتِ نقش کو استخراج کرکے لوح تیار کریں۔ جلد اثر دکھائے گی۔ اس مربع کے شروع کے خانہ میں ایک اور آخری خانہ میں ۱۶ کا ہندسہ ہے۔ یہ مخصوص چال ہے۔

۴	۱۴	۱۵	۱
۹	۶	۷	۱۲
۵	۱۱	۱۰	۸
۱۶	۲	۳	۱۳

۲۴ - لوحِ انموذج :

طالب و مطلوب کے لیے علماءِ جفر کے نزدیک اعدادِ متحابہ سے کام لینا افضل گنا گیا ہے۔ حاضریٔ مطلوب اس عمل سے فوراً ظہور میں آتی ہے اور ایک اعجاز حاصل ہوتا ہے۔ طریقہ ان کا یہ ہے کہ ایک لوح رک ۲۲۰ کی اور ایک ۲۸۴ کی ہوتی ہے۔ اعجاز اس کا یہ ہے کہ لوحِ طالب کے عدد عدل اسمِ جنابِ باری تعالیٰ کے اسمِ مبارک علیؓ کے نام کے موافق ہوتے ہیں جو کہ عددِ متحابہ کے نصف ہیں اور اس لوح کے گوشوں سے ظاہر ہوتے ہیں اور میزان لوح کی ۲۲۰ ہوتی ہے۔ اسی طرح لوحِ مطلوب کے گوشوں کے مقابل اعداد کا وفق ہے۔ اور میزان لوح کی ۲۸۴ ہوتی ہے۔ عدد طالب ۷۴ و عددِ مطلوب ۶۲ سے ابتدائے لوح موافق اور مساوی ہوتی ہیں۔ دونوں الواح حسبِ ذیل ہیں :-

مثال : اس کی طالب علیؓ اور مطلوب محمدؐ سے وضع کی گئی ہے۔ طالب کی لوح کی انتہا مطلوب کی لوح کی ابتدا ہے۔ جتنا غور کروگے اتنا ہی ان لوحوں کی حیرت انگیز صنعت پر تعجب ہوگا اور اگر تم نے اپنے حسبِ مقصد اسماء سے اس طریق پر لوح کے استخراج میں درک حاصل کرلیا تو سمجھ لیجیے نقشِ متحابہ کے کامل ہوگئے اور مقصد کا حصول کبھی تمہارے ہاتھ سے خطا نہ جائے گا۔ دونوں الواح صفحہ ۴۹ پر درج ہیں۔

عدد عدل ۱۱۰ — عدد رک ۲۲۰

		۴۷		
	۴۸ ۵۸	۵۹	۵۴ ۶۰	
۴۹	۵۷	طالب	۵۳	۶۱
	۵۰ ۵۶	۵۱	۵۲ ۶۲	
		۹۳		

عدد عدل ۱۴۲ — عدد رفد ۲۸۴

		۶۳		
	۶۴ ۷۴	۷۵	۷۰ ۷۶	
۶۵	۷۳	مطلوب	۶۹	۷۷
	۶۶ ۷۲	۶۷	۶۸ ۷۸	
		۷۹		
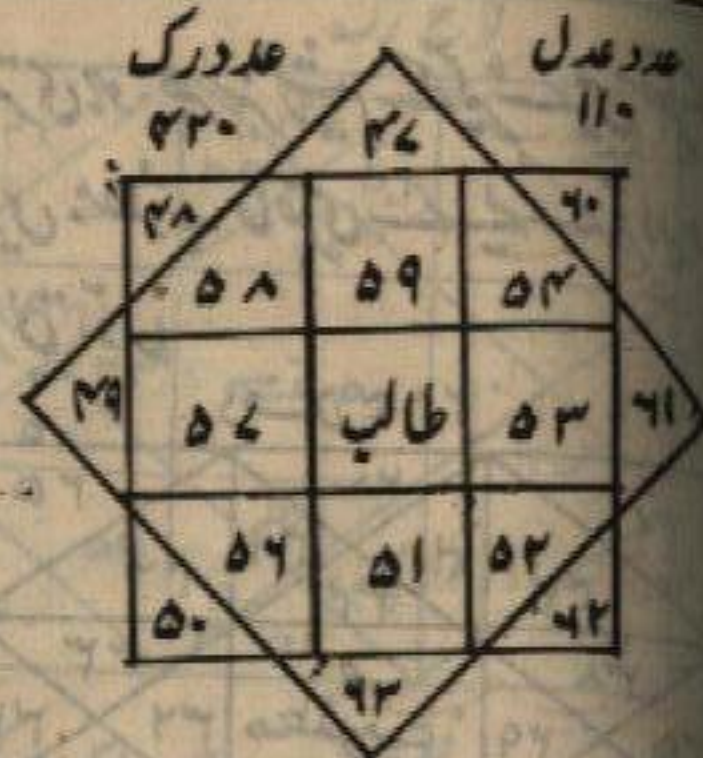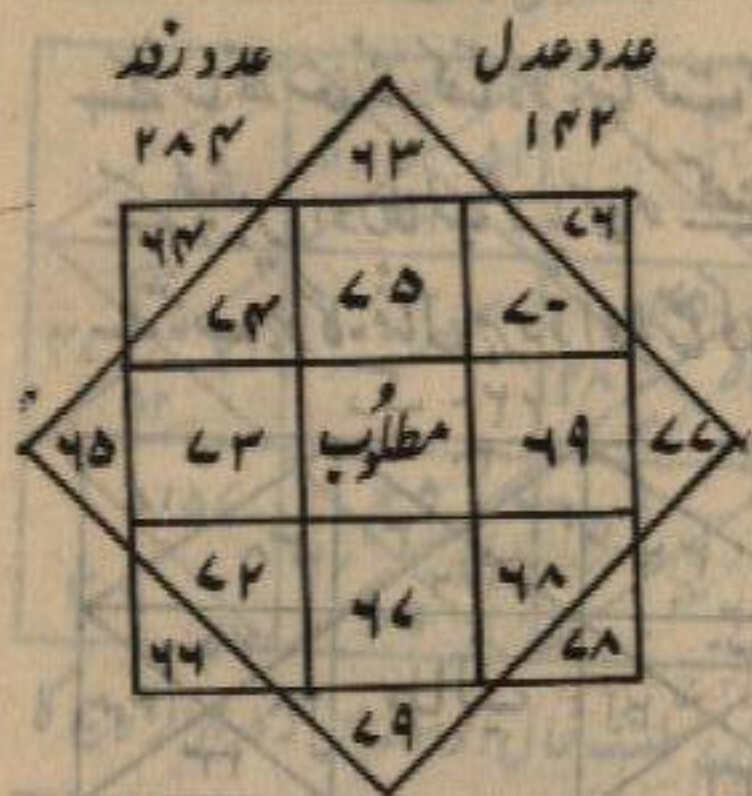
قلب ہر دو لوح کے خالی ہیں۔ پہلی میں اسم طالب لکھے اور دوسری میں اسم مطلوب لکھے۔ یہ بھی جائز ہے کہ نام کے اعداد کی میزان لکھے۔ مثلاً طالب میں رک آئے گا اور مطلوب میں رفد لکھا جائے گا۔ ہر دو لوح پر دائرہ پرکار سے لگا کر مدور کرلیں۔ جیسا کہ ظاہر کیا گیا ہے۔ ان کو تیار کرکے موافق طریق کے عمل میں لائیں جیسا کہ عملیات کا قانون ہے۔ مطلوب فوراً حاضر ہوگا۔ بس اس سے زیادہ ان قواعد سے کام لینے کے رازوں کو ظاہر نہیں کیا جاسکتا۔ علمی راز اور خداوندِ عالم کے پوشیدہ رازوں سے پردہ اٹھا کر میں اپنے سر بار نہیں لینا چاہتا۔ نااہل۔ اور بدعقیدہ بدکردار لوگوں کے ہاتھوں تک ایسے بھید پہنچانا عقلمندی نہیں۔ ہاں جو لوگ صاحبِ دانش ہوں گے وہ میری اس تحقیق سے پورا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس کتاب میں جس قدر نقوش ہیں وہ کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔ معجزانہ اثرات ان کے اندر پوشیدہ ہیں جو اعدادِ متحابہ کے اندر کام کرتے ہیں۔

۲۵ - لوحِ جذبِ محبّت

دو لوح طالب و مطلوب کے نام کی تیار کریں اور کاغذ کو اس طرح تہہ کریں کہ لکیروں پر لکیریں آجائیں۔ مرکزِ طالب کا مرکزِ مطلوب سے رو بہ رو مل جائے۔ اس کے دو طریقے ہیں اوّل یہ کہ مرکزِ طالب میں طالب کا نام لکھیں اور مرکزِ مطلوب میں نام مطلوب کا لکھیں اور نقش کے باقی بیوت رک اور رفد سے پُر کریں یعنی نقشِ طالب میں رک کے اعداد بھریں جو اعدادِ محبّ ہیں۔ اور مطلوب کے نقش میں رفد کے اعداد بھریں جو اعدادِ محبوب ہیں۔ اس نقش کو اس وقت لکھیں جب کہ مشتری و زہرہ میں نظرِ تثلیث یا تسدیس ہو اور قمر بھی ان میں سے کسی ایک کے

کے ساتھ سعد نظر رکھتا ہو۔ ساعت بھی زہرہ و مشتری ہو۔ پھر سبز ریشم کے کپڑے میں معطّر کر کے لپیٹیں اور طالب کو پاس رکھنے کے لیے دیں۔ مطلوب حاضری کے لیے بے قرار و بے تاب ہوگا۔ مثال ہر دو الواح کی یہ ہے۔ طریقِ اوّل

رک ۲۲۰

۱۹، ۳۶	۳۰، ۳۳، ۳۱، ۲۶	۱۷، ۳۸
۳۰، ۲۷، ۲۱، ۳۲	طالب	۲۵، ۲۸، ۳۴، ۲۳
۳۷، ۱۸	۳۵، ۲۴، ۲۳، ۲۵	۳۹، ۱۶

دفل ۲۸۳

۲۷، ۴۴	۲۸، ۴۱، ۳۹، ۳۴	۲۵، ۴۶
۳۸، ۳۵، ۲۹، ۴۰	مطلوب	۳۳، ۳۶، ۴۲، ۳۱
۴۵، ۲۶	۴۳، ۳۰، ۳۲، ۲۷	۴۷، ۲۳

اب اگر میں اِن الواح کے پُر کرنے کا طریقہ نہ بتاؤں تو بھی آپ کے لیے مشکلات پیش آئیں گی اور ممکن ہے اعدادِ مقصود پر ان الواحِ طالب و مطلوب کو پُر کرنے سے عاجز رہیں۔ میں اس کے طریقے کا اظہار کرتا ہوں۔ حالانکہ متقدمین میں سے کسی نے بھی اس کو ظاہر نہیں کیا۔ اس لوح کے طبعی اعداد ۱۰۰ ہیں۔ اعدادِ طرح ۹۲ ہیں اور عددِ تقسیم ۸ ہے۔ اس لحاظ سے اعداد ۲۲۰ سے ۹۲ تفریق کیے تو باقی ۱۲۸ رہے۔ ۸ پر تقسیم کرنے سے ۱۶ باقی رہے۔ اس لیے خانہ نمبر ایک میں ۱۶ کا عدد لکھ کر نقش کو پُر کیا۔ اعدادِ رفد ۲۸۴ سے ۹۲ تفریق کیے۔ باقی ۱۹۲ رہے۔ ۸ پر تقسیم کرنے سے ۲۴ باقی رہے لوحِ مطلوب کو ۲۴ سے شروع کر کے پُر کرتے ہیں۔ کسور رکھے لیے خانہ ۸ و ۱۶ میں اضافہ کرتے ہیں۔

طریقہ دوم کے مطابق مثال لیں۔

طالب وصف ۲۷۶
رک ۱۲۰
میزان ۲۹۶
عدد طرح ۹۲
باقی ۸/۳۰۴ (
۳۸ عدد خانہ اوّل

مطلوب آمنہ = ۹۶
رفد = ۲۸۴
میزان = ۳۸۰
عدد طرح ۹۲
باقی ۸/۲۸۸ (
۳۶ عدد خانہ اوّل

لوحِ رک

۴۱، ۵۸	۴۲، ۵۵، ۵۳، ۴۸	۳۹، ۶۰
۵۲، ۴۹، ۴۳، ۵۳	وصف	۴۷، ۵۰، ۵۶، ۴۵
۵۹، ۴۰	۵۷، ۴۴، ۴۶، ۵۱	۶۱، ۳۸

لوحِ رفد

۳۹، ۵۶	۴۰، ۵۳، ۵۱، ۴۶	۳۷، ۵۸
۵۰، ۴۷، ۴۱، ۵۲	آمنہ	۴۵، ۴۸، ۵۴، ۴۳
۵۷، ۳۸	۵۵، ۴۲، ۴۴، ۴۹	۵۹، ۳۶

چال نقش کی یہ ہے۔ اس کے ۲۴ خانے ہیں مثلث خالی الوسط میں زوج الزوج کا نقش ہے۔ کوشش کریں کہ اعدادِ مطلوبہ کو پُر کرنے میں کسر نہ آئے۔ اس امر کے لیے اعدادِ طالب و مطلوب میں کمی بیشی جائز ہے۔ غور و فکر سے کام لیں۔ کوئی امر مشکل نہیں۔ طریقہ اوّل کے لیے بعض اوقات میں یُوں بھی کرتا ہوں کہ مرکز کی خالی جگہ میں طالب و مطلوب کے اعداد کا مربع نقش زوج الزوج پُر کر دیتا ہوں تاکہ مؤکلات نکل سکیں اور عزیمت تیار ہو سکے۔

۴، ۲۱	۵، ۱۸، ۱۶	۲، ۲۳
۱۵، ۱۲، ۶، ۱۷		۱۰، ۱۳، ۱۹، ۸
۲۲، ۳	۲۰، ۷، ۹، ۱۴	۲۴، ۱

۲۶۔ لوحِ زوج الزّوج

ان دونوں الواح طالب و مطلوب میں کمال یہ ہے کہ لوحِ جذب یعنی طالب میں کوئی عدد احاد نہیں۔ نہ اکائی میں نہ دہائی میں نہ ہی صفر ہے۔ سب زوج ہیں۔

۴۸	۶۶	۸۴	۲۲
۸۲	۲۴	۴۶	۶۸
۲۶	۸۸	۶۲	۴۴
۶۴	۴۲	۲۸	۸۶

وفق ۲۸۴

۷۰	۷۶	۸۲	۵۶
۸۰	۵۸	۶۲	۷۸
۶۰	۸۶	۷۲	۶۶
۷۴	۶۴	۶۲	۸۴

وفق ۲۸۴

اور لوحِ مجذوب یعنی مطلوب میں زوج بھی ہیں اور فرد بھی اور صفر بھی ہے۔ مندرجہ بالا مثال سے دونوں لوحوں کا علم ہو جائے گا۔ جس طرح بھی مقصود حاصل کرنے سے عمل کارآمد اور پُرتاثیر آپ وضع کر سکیں۔ کر سکتے ہیں۔ میں تو ان تمام رازوں کو ظاہر کر رہا ہُوں جو حقیقت تک لے جاتے ہیں۔

مندرجہ بالا دونوں لوحیں زوج الزوج کے حساب سے پُر کی گئی ہیں کیونکہ اُن کی وضع لوح میں اسی طرح جائز ہے۔

۲۷۔ طلسمِ اعدادِ متحابہ

یہ عمل ایک عجیب و غریب اثر کا حامل ہے۔ عالمانِ جفر کا دعویٰ ہے کہ اعداد متحابہ یعنی ۲۲۰ و ۲۸۴ محبت و عشق پیدا کرنے میں جادو کا حکم رکھتے ہیں۔ جیسا کہ پُوری تشریح آپ نے پڑھی ہوگی۔ لہٰذا ان کے اثر سے جو عمل حُب کا تیار کیا جائے گا۔ اس سے محب و محبوب میں کبھی افتراق پیدا نہیں ہوتا۔ طریقہ یہ ہے کہ ایک پُتلا موم کا اِس وقت بنائیں جب کہ زہرہ بیت الشرف میں ہو۔ یا اپنے اصلی خانہ میں ہو اور قمر سے اس کی نظر تثلیث یا تسدیس ہو۔ طالع برج ثور ہو اور دُوسرا پتلا اس وقت بنائیں جب کہ زہرہ پہلے پتلے کے بنانے کے بعد چل کر ساتویں خانے میں پہنچے۔ پہلا پتلا طالب کا ہوگا۔ اس پر اعداد ۲۲۰ لکھیں۔ دُوسرا پُتلا مطلوب کا ہوگا اس پر اعداد ۲۸۴ کے لکھیں۔ یعنی طالب و مطلوب کے پُتلوں پر الواح رک و رفد کی وضع کریں اور دونوں کو ایک دوسرے سے مُنہ سے مُنہ اور سینہ سے سینہ ملا کر اکٹھا کریں۔ دونوں پتلوں کے درمیان لوحِ المزوج (جو پہلے بیان کی جا چکی ہیں) دو کاغذوں پر لکھ کر رکھیں۔ اُن کے اُوپر سُرخ ریشمی کپڑا لپیٹ کر کسی محفوظ جگہ میں بند کر دیں۔ اس عمل سے محبّ و محبُوب میں گاڑھی محبت ہو جاتی ہے۔ جس میں کبھی فرق نہیں پڑتا۔ اس میں یہ امر بھی مدِنظر رکھیں کہ لوحِ طالب پہلا پتلا بناتے وقت تیار کریں اور لوحِ مطلوب دُوسرا پُتلا بناتے وقت تیار کریں یہ لوحیں سفید یا سبز کاغذ پر زعفران سے لکھیں۔ بخور اس کا عود و صندل سُرخ کا ہے۔ دونوں لوحوں اور دونوں پتلوں کو یکجا اس وقت کریں جب کہ زہرہ و مشتری کی نظر تثلیث یا تسدیس یا قران ہو۔ اور قمر ان دونوں سے یا ایک سے موافق ہو۔ یہ ایک پُرتاثیر طریقہ ہے اور عملیات کی دُنیا میں طلسم کہلاتا ہے۔ اِس عمل سے اُن دُو شخصوں کے درمیان جنہیں محبّ و محبُوب بنانا

ہوتا ہے۔ شدید محبت پیدا ہو جاتی ہے اور جب تک طلسم قائم رہتا ہے۔ دُنیا کی کوئی طاقت انہیں نہیں جُدا کر سکتی۔

۲۷۔ مخمس خالیُ القلبُ

یہ نقش زوج در زوج ہے۔ حاضریٔ مطلوب کے لیے مؤثر ہے۔ اِس نقش میں ۸ و ۸ خانہ نہیں ہیں۔ اوّل نام طالب معہ والدہ پھر رک رفد۔ اس کے بعد نام مطلوب معہ والدہ ایک سطر میں لکھیں۔ پھر بسطِ حرفی کر کے نئی سطر تیار کریں اور تکسیرِ جفری کر کے زمام برآمد کریں۔ مگر سطرِ آخر جو سطرِ اوّل کے مشابہ ہوتی ہے نہ لیں اور زمام تک سطور لیں بعدہٗ اس کی تکسیر کی سطرِ اوّل کا پہلا حرف اور آخری حرف لیں۔ پھر درمیان کی سطر کا وسطی حرف لیں۔ پھر سطرِ آخر کا حرفِ اوّل و آخر لیں۔

یہ یاد رکھیں کہ تکسیرِ زوج سطور کی ہوگی تو درمیان میں دُو سطریں وسطی ظاہر ہوں گی۔ ان دونوں سطور کے وسطی حروف لیے جائیں گے۔ خواہ ۲ ہوں یا ۴۔ لہٰذا برآمد ہونے والے کُل حرُوف ۵ یا ۶ یا آٹھ ہوں گے۔ اب جو بھی حرُوف برآمد ہوں۔ اُن کو جدول عاشق و معشوق سے بدل لیں۔ اگر حرف نیچے ہو تو اُوپر والا لے آئیں۔ اگر حرف اُوپر ہو تو نیچے والا لے لیں۔ پھر مکرر حرُوف گرا دیں۔ اور جو حروف باقی بچیں ان کو جوڑا جوڑا کر کے ایل ساختہ مؤکل تیار کر لیں اور اُن کو نقش کے گرد لکھیں۔

نقش پُر کرنے کا طریقہ:

سطرِ اوّل کے اعداد نکال کر اس کو ۵ سے ضرب دیں۔ ضرب شدہ کو ۶۵ پر تقسیم کریں۔ فی حصّہ رقم خانۂ اوّل میں درج کریں۔ خانۂ دُوم میں اس کا دوگنا درج کریں۔ خانۂ ۳ میں خانۂ اوّل کا سہ گنا درج کریں۔ غرضیکہ خانۂ اوّل کی رقم کو عددِ چال سے ضرب دے کر اس خانہ میں لکھ دیں۔ اور نقش مکمّل کریں۔ اور جس رقم کا نقش پُر کریں اس کا مؤکل استنطاق کر کے خالی قلب میں لکھ دے کر اوپر لکھیں اور نیچے نام مطلوب معہ والدہ رک رفد لکھیں۔ نقش کے نیچے عزیمت لکھیں۔ اس نقش میں کسر نہ ہونا چاہیئے۔ کسر کی حالت میں اللہ تعالیٰ کے موافق نام ملا کر موافق رقم حاصل کر لیں۔ پھر نقش تیار کریں۔ کل چار نقش تیار کرنے ہوں گے۔ تین نقوش کو تو عناصر

اور لوحِ مجذوب یعنی مطلوب میں زوج بھی ہیں اور فرد بھی اور صفر بھی ہے۔ مندرجہ بالا مثال سے دونوں لوحوں کا علم ہو جائے گا۔ جس طرح بھی مقصود حاصل کرنے سے عمل کارآمد اور پُرتاثیر آپ وضع کر سکیں۔ کر سکتے ہیں۔ میں تو ان تمام رازوں کو ظاہر کر رہا ہوں جو حقیقت تک لے جاتے ہیں۔

مندرجہ بالا دونوں لوحیں زوج الزوج کے حساب سے پُر کی گئی ہیں کیونکہ اُن کی وضع لوح میں اسی طرح جائز ہے۔

۲۷۔ طلسمِ اعدادِ متحابہ

یہ عمل ایک عجیب و غریب اثر کا حامل ہے۔ عالمانِ جفر کا دعویٰ ہے کہ اعداد متحابہ یعنی ۲۲۰ و ۲۸۴ محبت و عشق پیدا کرنے میں جادو کا حکم رکھتے ہیں۔ جیسا کہ پُوری تشریح آپ نے پڑھی ہوگی۔ لہٰذا ان کے اثر سے جو عمل حُب کا تیار کیا جائے گا۔ اس سے محب و محبوب میں کبھی افتراق پیدا نہیں ہوتا۔ طریقہ یہ ہے کہ ایک پُتلا موم کا اس وقت بنائیں جب کہ زہرہ بیت الشرف میں ہو۔ یا اپنے اصلی خانہ میں ہو اور قمر سے اس کی نظر تثلیث یا تسدیس ہو۔ طالع برج ثور ہو اور دُوسرا پتلا اس وقت بنائیں جب کہ زہرہ پہلے پتلے کے بنانے کے بعد چل کر ساتویں خانے میں پہنچے۔ پہلا پُتلا طالب کا ہوگا۔ اس پر اعداد ۲۲۰ لکھیں۔ دُوسرا پُتلا مطلوب کا ہوگا اس پر اعداد ۲۸۴ کے لکھیں۔ یعنی طالب و مطلوب کے پتلوں پر الواح رک و رفد کی وضع کریں اور دونوں کو ایک دوسرے سے مُنہ سے مُنہ اور سینہ سے سینہ ملا کر اکٹھا کریں۔ دونوں پتلوں کے درمیان لوح المزوج (جو پہلے بیان کی جا چکی ہیں) دو کاغذوں پر لکھ کر رکھیں۔ اُن کے اُوپر سُرخ ریشمی کپڑا لپیٹ کر کسی محفوظ جگہ میں بند کر دیں۔ اس عمل سے محب و محبوب میں گاڑھی محبت ہو جاتی ہے۔ جس میں کبھی فرق نہیں پڑتا۔ اس میں یہ امر بھی مدِ نظر رکھیں کہ لوحِ طالب پہلا پتلا بناتے وقت تیار کریں اور لوحِ مطلوب دُوسرا پُتلا بناتے وقت تیار کریں یہ لوحیں سفید یا سبز کاغذ پر زعفران سے لکھیں۔ بخور اس کا عود و صندل سُرخ کا ہے۔ دونوں لوحوں اور دونوں پتلوں کو یکجا اس وقت کریں جب کہ زہرہ و مشتری کی نظر تثلیث یا تسدیس یا قران ہو۔ اور قمر ان دونوں سے یا ایک سے موافق ہو۔ یہ ایک پُرتاثیر طریقہ ہے اور عملیات کی دُنیا میں طلسم کہلاتا ہے۔ اِس عمل سے اُن دُو شخصوں کے درمیان جنہیں محب و محبوب بناتا

ہوتا ہے۔ شدید محبت پیدا ہو جاتی ہے اور جب تک طلسم قائم رہتا ہے۔ دُنیا کی کوئی طاقت انہیں نہیں جُدا کر سکتی۔

۲۷۔ مخمّس خالیُ القلب

یہ نقش زوج در زوج ہے۔ حاضری مطلوب کے لیے مؤثر ہے۔ اِس نقش میں ۸ و ۸ خانہ نہیں ہیں۔ اوّل نام طالب معہ والدہ پھر رک رفد۔ اس کے بعد نام مطلوب معہ والدہ ایک سطر میں لکھیں۔ پھر بسطِ حرفی کر کے نئی سطر تیار کریں اور تکسیر جفری کر کے زمام برآمد کریں۔ مگر سطرِ آخر جو سطرِ اوّل کے مشابہ ہوتی ہے نہ لیں اور زمام تک سطور لیں بعدہٗ اس کی تکسیر کی سطرِ اوّل کا پہلا حرف اور آخری حرف لیں۔ پھر درمیان کی سطر کا وسطی حرف لیں۔ پھر سطرِ آخر کا حرفِ اوّل و آخر لیں۔

یہ یاد رکھیں کہ تکسیر زوج سطور کی ہوگی تو درمیان میں دُو سطریں وسطی ظاہر ہوں گی۔ ان دونوں سطور کے وسطی حروف لیے جائیں گے۔ خواہ ۲ ہوں یا ۴۔ لہٰذا برآمد ہونے والے کُل حرُوف ۵ یا ۶ یا آٹھ ہوں گے۔ اب جو بھی حرُوف برآمد ہوں۔ اُن کو جدول عاشق و معشوق سے بدل دیں۔ اگر حرف نیچے ہو تو اُوپر والا لے آئیں۔ اگر حرف اُوپر ہو تو نیچے والا لے لیں۔ پھر مکرر حرُوف گرا دیں۔ اور جو حروف باقی بچیں ان کو جوڑا جوڑا کر کے ایل ساختہ مؤکل تیار کر لیں اور اُن کو نقش کے گرد لکھیں۔

نقش پُر کرنے کا طریقہ:

سطرِ اوّل کے اعداد نکال کر اس کو ۵ سے ضرب دیں۔ ضرب شدہ کو ۶۵ پر تقسیم کریں۔ فی حصہ رقم خانۂ اوّل میں درج کریں۔ خانۂ دوم میں اس کا دوگنا درج کریں۔ خانۂ ۳ میں خانۂ اوّل کا سہ گنا درج کریں۔ غرضیکہ خانۂ اوّل کی رقم کو عددِ چال سے ضرب دے کر اس خانہ میں لکھ دیں۔ اور نقش مکمل کریں۔ اور جس رقم کا نقش پُر کریں اس کا مؤکل استنطاق کر کے خالی قلب میں لکیر دے کر اوپر لکھیں اور نیچے نام مطلوب معہ والدہ رک رفد لکھیں۔ نقش کے نیچے عزیمت لکھیں۔ اس نقش میں کسر نہ ہونا چاہیئے۔ کسر کی حالت میں اللہ تعالیٰ کے موافق نام ملا کر موافق رقم حاصل کر لیں۔ پھر نقش تیار کریں۔ کل چار نقش تیار کرنے ہوں گے۔ تین نقوش کو تو عناصر

کے موجب استعمال کریں اور ایک نقش چارپائی کے پائے کے نیچے رکھ کر اوپر طالب بیٹھ جائے۔ مطلوب عرصۂ مسافت کے مطابق حاضر ہوگا۔

یہ نقش ساعتِ شرف زہرہ میں یا ساعت زہرہ میں بروز جمعہ اوّل ماہ لکھا جائے۔ یا تثلیث زہرہ و مشتری میں تیار کیا جائے۔ جدولِ عاشق و معشوق یہ ہے۔

ا	ج	ه	ز	ط	ک	م	س	ف	ق	ش	ث	ذ	ظ
ب	د	و	ح	ی	ل	ن	ع	ص	ر	ت	خ	ض	غ

مثال: طالب احمد، مطلوب اکبر ہے۔ اس کے درمیان رک رفد لکھ کر سطر بنائیں اور تکسیر کریں۔

(ا) ح م د ر ک ر ف د ا ک ب (ر) سطر اوّل
د ا ب ح ک م ا د د ر ف ک ر
د ر ک ا ف ب ر ح د ک د م ا
ا د م ر و ک ک ا د ف ح ب ر
د ا ب ر ح م (ف) ر د د ا ک ک سطر وسط
ک ر ک ا ا ب د ر د ح م ر م ف
ف ک م د ر ک ح ا د ا ر ب د
د ف ب ک د م ا ر د ر ا ک ح
(ح) د ک ف ا ب د ک د ر ر م (ا) سطر زمام
ا ح م د ر ک ر ف د ل ک ب ر سطر آخر میزان

حروف گوشہ ہائے مرکز = ا ر ف ح ا

امتزاج مطابق جدول = ب ق ص ر ب

امتزاجِ ہر دو حروف = اب - رق - ف ص - ح ز - اب - اس میں اب مقرر ہے اس کو نکال دیا۔ باقی چار مؤکل نکلے - ابائیل - رقائیل - فصائیل - حزائیل۔

اعدادِ سطر احمد رک رفد اکبر = ۷۸۰
۵

۳۹۰۰ ÷ ۶۵ = ۶۰۔

لہٰذا نقش کے خانۂ اوّل میں عدد ۶۰ ہوگا۔ نقش رفتار و نقش مثالی حسب ذیل ہیں۔

نقش رفتار

۲۶	۱۲	۱	۱۰	۱۶
۳	۱۳	۱۹	۲۱	۹
۲۵	۱۴		۱۱	۱۵
۷	۲۴	۲۳	۶	۵
۴	۲	۲۲	۱۷	۲۰

نقشِ مثالی

۱۵۶۰	۷۲۰	۶۰	۶۰۰	۹۶۰
۱۸۰	۷۸۰	۱۱۴۰	۱۲۶۰	۵۴۰
۱۵۰	۸۴۰	جنفطائیل احمد رک رفد اکبر	۶۶۰	۹۰۰
۴۲۰	۱۴۴۰	۱۳۸۰	۳۶۰	۳۰۰
۲۴۰	۱۲۰	۱۳۲۰	۱۰۲۰	۱۲۰۰

۳۹۰۰ کا مؤکل جنفطائیل بنا۔ یہ اعداد کُل نقش کے ہیں۔

فائدہ: فرض کریں کہ آپ نے جو سطر قائم کی۔ اس کے اعداد کو ۵ میں ضرب دے کر جب ۶۵ پر تقسیم کرتے ہیں تو کسر آتی ہے۔ چونکہ کسر کا نقش پُر نہیں ہوگا۔ اس لیے طریقہ یہ ہے کہ سطرِ اوّل قائم کرنے میں انتہائی غور و خوض سے کام لیں۔ تاکہ اس میں ۶۵ کی تقسیم سے باقی کچھ نہ نکلے۔ بالفرض کسر واقع ہو تو جو بھی کسر باقی رہے اس کو ۶۵ سے تفریق کر دیں۔ حاصل تفریق کو ۵ پر تقسیم کریں۔ مثلاً کسر ۲۰ ہو تو ۲۰ کو ۶۵ سے تفریق کیا باقی ۴۵ رہے۔ اس کو ۵ پر تقسیم کیا۔ حاصل ۹ آئے۔ چونکہ ۹ عدد کا کوئی اسم الٰہی نہ ملا۔ اس لیے ۱۳ عدد قانون کے ملا دیں تو ۲۲ ہو گئے۔ ۲۲ کے مطابق کوئی اسم باری تعالیٰ لے کر تکسیر کی سطر اوّل میں لگائیں۔ اگر ۲۲ کا کوئی ہم عدد اسم نہ ہو تو پھر اس میں ۱۳ ملا کر ۲۲ + ۱۳ = ۳۵ کر لیں اور اس کے مطابق کوئی ایک یا دو اسم الٰہی لیں۔ اب اگر پھر اسم الٰہی نہ نکلے تو ۳۵ + ۱۳ = ۴۸ کا اسم الٰہی لیں اسی طرح تیرہ تیرہ کا اضافہ کرتے جائیں۔ جہاں موافق عدد اسم الٰہی کے اور مقصد کے ہاتھ لگ جائے۔ اُسے سطرِ اوّل میں شامل کر لیں اور پھر تکسیرِ جفری پُر کریں نقش بلا کسر پُورا ہوگا۔

مثلاً طالب کے نام کے عدد ۶۲۳ ہیں۔ مطلوب کے ۵۵۰ ارک کے ۲۲۰ - رفد کے ۲۸۴ - کل ملا کر ۲۶۸۷ ہوتے - دیکھنا یہ ہے کہ کیا یہ سطر بھی جائے تو اس کا نقش پُر ہو جائے گا۔ ۲۶۸۷ کو ۵ سے ضرب دیا کل ۱۳۴۳۵ ہو گئے۔ اُسے ۶۵ پر تقسیم کیا تو ۲۰۶ حاصل قسمت ہوئے اور باقی ۴۵ بچے۔

باقی کو ختم کرنے کے لیے ۶۵ سے ۴۵ تفریق کیجے۔ باقی ۲۰ رہے۔ ۲۰ کو ۵ پر تقسیم کیا باقی ۴ رہے۔ ۴ کا کوئی اسمِ الٰہی نہیں۔ اس لیے اس میں ۱۲ ملائے تو ۱۷ ہوئے۔ پھر ۱۲ ملائے تو ۳۰ ہوئے۔ پھر ۱۲ ملاتے تو ۴۲ ہوئے۔ تو اسم نہ ملا۔ پھر ۱۲ ملائے تو ۵۶ ہوئے۔ کوئی اسم نہ ملا۔ پھر ۱۲ ملائے تو ۶۹ ملا۔ اس کا اسم حاکم مل گیا۔ پس سطریُوں تیار کی۔

نام طالب	رک	حاکم	رفد	مطلوب	کل اعداد = ۲۷۵۶ ہُوئے
۶۳۳	۲۲۰	۶۹	۲۸۴	۱۵۵۰	

یہ عدد لازمی مخمس میں پُر ہو جائیں گے۔ ۲۱۲ حاصلِ قسمت خانۂ اوّل کے لیے آئے گا اور ۲۱۲ سے نقش شروع ہو جائے گا۔

میں نے جب اس نقش کو طالب و مطلوب کے لیے تیار کیا اور ۲۱۲ سے نقش پُر کرنے لگا تو میرے ذہن میں ایک اور خیال آیا کہ کیوں نہ ۲۲۰ سے جو رک کے اعداد ہیں نقش کی ابتدا کروں۔ تو میں نے یُوں طریقہ اختیار کیا کہ ۸ عدد کی کمی ہے۔ اس کو ۱۳ سے ضرب دی تو ۱۰۴ عدد حاصل ہُوا۔ اس کا اسم میں نے مُسَبِّبُ نکالا اور سطریُوں اختیار کی۔

طالب	رک	حاکم	مُسَبِّبُ	رفد	مطلوب	میزان = ۲۸۶۰ ہُوئی
۶۳۳	۲۲۰	۶۹	۱۰۴	۲۸۴	۱۵۵۰	

ان اعداد کو ۵ سے ضرب دے کر ۶ پر تقسیم کیا تو حاصلِ قسمت ۲۲۰ آئے۔ میں نے نقش میں ۲۲۰ کو خانہ اوّل میں رکھ کر نقش کو مکمل کیا۔ جس کے کل عدد ۱۴۳۰۰ آئے۔ موکل یدغشائیل نکلا۔ چار نقش لکھ کر طالب کو دیے اور استعمال کی ہدایت کی۔ چونکہ مطلوب اُسی شہر میں تھا۔ اس لیے ایک گھنٹہ کے وقفہ میں طالب کے پاس پہنچ گیا اور طالب اس نقش کی قوت سے حیرت میں رہ گیا۔ میں نے جو اعدادِ طالب و مطلوب دیے ہیں وُہ فرضی نہیں اصل ہیں۔ آپ بھی آزمائش کریں۔

۲۹۔ حَاضِرئ مَطلُوب

میں اپنا وُہ مخصوص طریقہ بھی رکھتا ہوں۔ جسے نہ کوئی شخص جانتا ہے اور نہ ہی کتب میں مرقوم ہے۔ یُوں سمجھ لیں کہ اس راز سے اس دُنیا کے اندر میرے سوا اور

کوئی واقف نہیں۔ یہ طریقہ اس ریاضت کے عوض مجھے ملا جو اس سلسلے میں میں نے اختیار کی۔ مکاشفہ اعدادِ متحابہ کی ریاضت کا یہ مطلب تھا کہ میں یہ جانوں۔ اگر ہمارے پاس اعدادِ متحابہ ۲۲۰، ۲۸۴ ہیں تو مزید اعدادِ متحابہ کے اخذ کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ آخر کیوں مزید حسابی اُلجھنوں کو اختیار کیا جائے۔ مرتبۂ دوم کے اعداد ۲۰۲۴ و ۲۲۹۶ یا مرتبۂ سوم کے اعداد ۱۷۲۹۶ و ۱۸۴۱۶ بھی وہی کام کریں گے جو ۲۲۰ اور ۲۸۴ کرتے ہیں۔ اگر ایک ہی کام ہے۔ یعنی جذبۂ محبت ہیں اعدادِ مقناطیسی یا اعدادِ محبّ او محبوب کی ضرورت ہے تو رک و رفد کافی ہیں۔ مزید مراتب نکالنا، اُن کے قواعد مرتب کرنا کیُوں ضرُوری ہے۔ ریاضت سے یہ انکشاف ہُوا۔ اعدادی قوتیں طالب و مطلوب کے نام کی اعدادِ متحابہ میں ڈھالنا چاہیں تو لازمی ہمیں ایسے اعدادِ متحابہ کی ضرورت ہوگی۔ جو طالب و مطلوب کے اعداد سے زیادہ قیمت رکھتے ہوں۔ جب مجھے اس راز کا علم ہُوا تو میں نے اس طریق کو تیار کرنے میں بہت غور و فکر سے کام لیا تاکہ نقش کے اندر اعدادِ طالب و مطلوب اعدادِ متحابہ کی شکل اختیار کر جائیں۔ چنانچہ طریق صمدی کو میں نے اختیار کیا۔ صرف آزمانے کی ضرُورت تھی۔

ایک عورت میرے پاس آئی کہ میں اپنی لڑکی کی شادی فلاں لڑکے سے کرنا چاہتی ہُوں۔ لڑکا و لڑکی ایک دوسرے سے واقف ہیں اور ایک ہی دفتر میں پانچ سال تک اکٹھے کام کرتے رہے ہیں۔ میں نے کہا کہ اگر یہ بات ہے تو ٹھیک ہے۔ لیکن اس امر کے لیے میرے پاس آنے کی کیوں ضرورت محسُوس ہُوئی۔ وُہ عورت کہنے لگی جب اس لڑکے کا پیغام اس کے کسی دوست کی معرفت ہمیں ملا تو ہم نے کہا ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ چنانچہ لڑکے کے والد نے بھی اس رشتہ پر رضامندی کا اظہار کر دیا۔ لیکن جب یہ بات کھُلی تو کسی شخص نے لڑکے کے والد کو بہکا دیا۔ تھوڑے دنوں کے بعد لڑکے کے والد نے کہا کہ ہم اپنے الفاظ واپس لیتے ہیں اور رشتہ کے لیے تیار نہیں۔ اس کے بعد اس لڑکے کو لاہور میں زیادہ تنخواہ پر ملازمت مل گئی اور وُہ وہاں چلا گیا۔ چنانچہ اب امکانی صورتیں اس جگہ رشتہ کی ختم ہو چکی ہیں۔ میری لڑکی کو وہ لڑکا پسند ہے اس لیے کہ تنخواہ معقول ہے اور وُہ ایک باوقار شوہر پسند کرتی ہے۔ اور جو رشتے آئے ہیں وہ اس پایہ کے نہیں۔ آپ اس سلسلے میں میری مدد کریں کہ اسی جگہ شادی ہو جائے۔

لیکن لڑکا خود آکر رشتہ طلب کرے تو پھر بہتر ہے۔ نا امیدی اب اس رشتہ میں یُوں پیدا ہو چلی ہے کہ نا معلوم وُہ کب رُخصت لے کر آئے اور آتے بھی تو ہمیں کیونکر ملے گا۔ تو ہم کوئی دنیوی کوشش نہیں کر سکتے۔ اس کے والدین لڑکے کے رشتہ کے متلاشی ہیں۔ آپ اس لڑکے کو ایک دفعہ بلوا دیں۔ باقی بات میں خود کر لُوں گی۔ ہمیں اس کے کسی دوست سے معلوم ہُوا کہ چونکہ اس کی نئی ملازمت ہے۔ اُسے فی الحال چھٹی نہیں ملے گی۔ چونکہ لڑکی کے متعلق جلد فیصلہ کرنا ہے۔ اس لیے ہم بہت پریشان ہیں۔

میں نے ہاں کر دی اور وقت مناسب پر پوری تیاری کر کے اعدادِ متحابہ کا مُربع صمدیہ پُر کر کے دے دیا کہ ایک کو کسی درخت پر باندھ دیں اور ایک کو لڑکی کو دیں کہ وُہ اپنے پاس رکھے۔ ابھی صرف پانچ دِن گزرے تھے کہ عورت آئی اور کہا کہ لڑکا آگیا ہے۔ مگر وہ تو استعفٰے دے کر آیا ہے۔ ہُوا یُوں کہ دفتر میں کسی سے تکرار ہُوئی۔ اُس نے استعفٰے دے دیا اور گھر چلا آیا۔ میں حیران ہُوں کہ ایسا کیوں ہُوا؟ کیونکہ بے حد شریف طبع انسان ہے اور کبھی کسی کو ناراضگی کا موقع نہیں دیتا۔ میں نے کہا چلیے آپ کا کام تو ہو گیا۔ اب آپ جائیں اور وُہ مگر اس وقت جبکہ وُہ ملازم نہیں رشتہ کی بات چیت آپ کیسے کریں گی۔ تو وہ کہنے لگی اسے ملازمت کی پرواہ نہیں۔ ہر وقت ملازمت اُسے مل سکتی ہے۔

اب میں وہ طریقہ سمجھاتا ہُوں جس میں نام طالب، نام مطلوب یا مقصد اعدادِ متحابہ کے اندر سما جاتے ہیں۔ مثلاً:

نام طالب ۔ اکرام ۔ عدد ۲۶۲
نام مطلوب رضیہ عدد ۱۰۱۵
مطلب جلب قلب عدد ۱۶۷
میزان ۱۴۴۴

رضیہ جلب قلب اکرام

۵۸۰	۲۶۳	۱۶۷	۱۰۱۵
۱۶۵	۱۰۱۷	۵۷۸	۲۶۳
۱۰۱۹	۱۷۱	۲۵۸	۵۷۶
۲۶۰	۵۷۴	۱۰۲۱	۱۶۹

چونکہ عدد متحابہ رگ و رفد مرتبہ اوّل کے کم ہیں۔ اس لیے مرتبہ دوم کے اعدادِ لب کے لیے جو ۲۰۲۴ ہیں۔ اس سے ۱۴۴۴ عدد تفریق کیے تو باقی ۵۸۰ رہے۔ اب نقش بنائیں اور سرِ لوح ان تمام اعداد کو ترتیب دیں تاکہ مقصد لوح کے اندر قائم ہو

جائے۔ خانہ اوّل میں رضیہ کے عدد لکھیں۔ دُوسرے میں جلب قلب کے، تیسرے میں اکرام کے اور چوتھے میں ۵۸۰ عدد لکھیں۔ اب آتشی چال سے ۱-۲-۳-۴ خانوں کو رضیہ کے اعداد سے دو دو کے اضافہ سے پُر کریں۔ ۵-۶-۷-۸ خانوں میں ۸ خانہ کے عدد ۵۸۰ معلوم ہیں اس سے ۶ عدد کم کر کے ۵۷۴ خانہ پنجم میں رکھیں اور یہ خانے مکمل کر دیں۔ اب ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲ خانوں کے اعداد میں سے ۱۱ خانہ کے اعداد ۲۶۲ ہمیں معلوم ہیں۔ اس میں سے ۴ عدد کم کر کے خانہ نو میں رکھیں اور دُو دُو کے اضافہ سے چاروں خانے پُر کر دیں۔ اب ۱۳-۱۴-۱۵-۱۶ خانوں میں سے چودھویں خانہ میں سے ۱۶۷ عدد موجود ہیں ان میں سے دو کم کر کے تیرھویں میں رکھیں اور چاروں خانے پر کر لیں۔ نقش پُر ہو گیا۔ اس نقش کی میزان چاروں طرف سے عددِ متحابین ۲۰۲۴ کے مطابق ہو گئی۔ اس طریقہ سے عددِ مطلوب ۲۲۹۶ کا دُوسرا مُربع پُر کریں۔ ان دونوں نقشوں کو تیار کر کے لوحِ طالب کو کسی پھلدار درخت پر جو گھر سے نزدیک ہو لٹکا دیا اور لوحِ مطلوب کو رضیہ کے پاس رکھنے کو کہا:

۸۵۲	۱۰۱۵	۱۶۷	۲۶۲
۱۶۵	۲۶۴	۸۵۰	۱۰۱۷
۲۶۶	۱۷۱	۱۰۱۱	۸۴۸
۱۰۱۳	۸۴۶	۲۶۴	۱۶۹

میزان ۲۲۹۶ مطلوب

اس طریقہ میں اعلیٰ ترین خوبی یہ ہے کہ اسمارِ طالب و مطلوب و مطلب سرِ لوح آ جاتے ہیں اور جو نقش تیار ہوتا ہے۔ وہ اعدادِ متحابہ کا تیار ہوتا ہے۔ یعنی نقوش تو اعدادِ متحابہ کے ہیں۔ مگر ان میں اسمائے طالب اور مطلوب قائم ہیں اور وہ بھی سرِ لوح اور ایک سطر میں۔ آپ کا جی چاہے تو اعداد لکھیں جی چاہے تو حروف اس طرح لکھیں کہ رضیہ جلب قلب اکرام۔

قاعدہ: اگر طالب و مطلوب اور مطلب کے اعدادِ متحابہ مرتبہ دوم سے زیادہ ہو جائیں تو مرتبہ سوم کے اعدادِ متحابہ کے موافق لوح تیار کریں۔

یہ میرا اپنا طریقہ ہے۔ میں ضرورت کے مطابق جب چاہوں اس میں تصرّف کر سکتا ہُوں میں نے اسے نہایت زود اثر پایا ہے۔ عملیات کے اندر اگر ان اعداد کو طلسم کہا جاتا ہے تو جائز ہے۔ بڑے بڑے علمار ابن خلدون، مسلم بن احمد المجریطی، مصنّف صاحب الغایہ، میر باقر داد، شیخ بہاؤ الدین عاملی، امام فخر الدین رازی، صاحب سرِ مکتوم وغیرہ نے جو ان اعداد کی حیرت انگیز